

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہندوستان بھر کے کروڑوں

اہل سنت و جماعت کا حقیقی ترجمان قرآن و حدیث فقہ و تصوف کے حقائق و مسائل کا جہیز
محزن مسلمانوں میں شاعت و تبلیغ اسلام کی روح پھونکنے والا ماہوار رسالہ ہو

جامعت

ستمبر اکتوبر
1924

پہرستہ

جامع درجات و لاییت و ارث کمالات نبوت افعیہ و جہت فضائل عامل کتاب سنت و علوم و اشعار و
طریقیت مجدد وقت قدوة السالکین تہ العارفین رئیس الحدیث علیہ السلام حضرت مولانا حاجی غلام
سید محمد جماعت علی شاہ صاحب باجفی نقشبندی مجددی علیہ السلام لازالت شہرہ فیضانہ بارگاہ
مرتبہ

عزیز مخدومی امرتسری

سالانہ چندہ صرف تین روپے

بہت نام مولوی محمد عبداللہ صاحب بناس پٹنہ
مولانا شمس الدین صاحب بناس پٹنہ

پسرزادہ عبدالعزیز مخدومی پشاور جامع مسیحی ناصدان امرتسر شائع کیا

ہر مسلمان پر اشاعت اسلام فرض ہے

موجودہ زمانہ میں اسلام ہر مسلمان پر خلوص دل و اخلاق حسنہ سے اشاعت اسلام کے لئے کوشش کرنا واجب ہے۔ کتاب و تبلیغ و اشاعت اسلام کی پاکیزہ ترین خدمات انجام دینے کے لئے ذیل کی پانچ اشاعت اسلامی کتابوں کو پڑھئے جن سے آپ عالم مکہ عربی پچھلے مسلمان بھی اشاعت اسلام کا حق بخوبی ادا کر سکتے ہیں۔ محصول الاک بندہ خریدار پریشانی کی قیمت بذریعہ سنی آرڈر بھیجنے والوں کو محصول الاک معات

بلا دی اسلام۔ حضرت سرور عالم رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل مکمل سوانح عمری جو کمال تحقیق و تدقیق سے عالمانہ طرز پر لکھی گئی ہے اور اسلامی دنیا میں مقبول عام ہے۔ قیمت پندرہ

خلافت صدیقی۔ حضرت خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت ۵

خلافت فاروقی۔ حضرت خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵

خلافت عثمانی۔ حضرت خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵

خلافت حیدری۔ حضرت خلیفہ چہارم سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری قیمت صرف ۵

سیرۃ الکبریٰ۔ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ کے حالات طیبات بنات و صفات اور دلکش پیرایہ میں قیمت پندرہ

سیرۃ الصدیقہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے حالات طیبات محققانہ انداز میں قیمت پندرہ

خاتون جنت سیدۃ النساء۔ حضرت فاطمہ الزہراء کے حالات طیبات مع درد انگیز و اہل بیت صرف ۵

سوانح اعظم۔ امام الفقہاء والمحدثین حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی قیمت پندرہ

سیرۃ محی الدین۔ پیران پر حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری مع

اجمال و اشغال مفیدہ قیمت صرف آٹھ آنے ۸

تحقیق الادیان۔ اس کتاب میں تمام مذاہب کی کتاب و تعلیمات کی تحقیق و تنقید کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ تمام

عالم میں اگر کوئی سچا نہ ہو، اور ذریعہ نجات ہو تو وہ اسلام ہے۔ موجودہ فتنہ ساز مذاہب کا کام کرنا جو المسلمین و عظیم

کیئے انہیں رفیق صادق ہو، علاوہ ازیں اس کتاب میں زیادہ رسالت و خلافت و معاریات اسلام و واقعات

کربلا۔ خلافت حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حالات۔ ادبیات کرام کی کرامات۔ مسلک کارنامہ کمال

شعور و ضبط سے درج میں مختصراً تقریباً ۶۰۰ صفحات میں سائز ۲۶x۳۲ کلاں کاغذ اعلیٰ کلاں پچھائی عمدہ قیمت

صرف پندرہ

اشاعت اسلام۔ اس کتاب میں اشاعت اسلام کی ضرورت و اہمیت بتائی گئی ہے۔ خود

پڑھئے دوسروں کو سنائیے قیمت صرف ۴

منگانیہ کا پتہ یہ ہے۔

(مولوی) غلام رسول عبدالمجید لکھنؤ کتب خانہ حنفیہ جامع مسجد اقصیٰ مرتبہ

جامعت ارسطو

رسول غابر

جلد ۲ ابنت ماه صفر و ربيع الاول ۱۳۴۳ھ بمطبعة الكائن في القاهرة

فہرست مضامین

۱	کلام الامام امام الکلام	۲	۱۱	امام الفقہاء والمحدثین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ
۲	قصیدہ لعلیہ	۳	۱۲	حضرت خضر و معظم پادشاہ دکن خلد اللہ ملک
۳	ماہ ربيع الاول	۴	۱۳	حضرت علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۴	کلام رضا	۵	۱۴	مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب رضوی فاضل مراد آبادی
۵	مدنی تاجدار	۶	۱۵	مولوی محمد یعقوب علی صاحب منہاس لی۔ اسے پانچ بی گور انوال
۶	نعت رسول	۷	۱۶	حضرت خضر و معظم پادشاہ دکن خلد اللہ ملک
۷	کلام الملوک الملک الکلام	۸	۱۷	مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب شروانی صدر البیتہ امرتسری حیدر آباد
۸	ذکر رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	۹	۱۸	مولانا شیخ محمد اقبال بی بی پانچ بی بی سرگودھا لاہور
۹	ایک حاجی مدینہ مکہ تشریف	۱۰	۱۹	استاذ گرامی شاہ غلام حسن حضور نظام
۱۰	نغمہ راز	۱۱	۲۰	مدنی
۱۱	مردانہ نگہ مدنی عربی	۱۲	۲۱	مولانا مولوی امام الدین صاحب رام نگر
۱۲	اسوہ حسنہ	۱۳	۲۲	مولوی سید فضل الرحمن صاحب حسرت موافقی بی۔ اسے علی گڑھ
۱۳	مرآتیا پر سولہ حدیث	۱۴	۲۳	مولوی عاشق حسین صاحب سیما کبر آبادی
۱۴	آج پیر ہر روز چار گونی	۱۵	۲۴	مولانا مولوی محمد عمر صاحب نسیمی مراد آباد
۱۵	محفل میلاد	۱۶	۲۵	مدنی
۱۶	ادقات گرامی	۱۷	۲۶	مولوی سالک بی اسے پانچ بی مدینہ لاہور
۱۷	میلاد رسول مکرم	۱۸	۲۷	مولوی نظام رسول صاحب
۱۸	محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)			

کلام الامام امام الکلام

قارئین کرام کو معلوم ہے کہ جماعت کا یہ نبیؐ رسولؐ نبیؐ ہے اور یہ وہی موعودہ اشاعت ہے جس کے متعلق پیشتر سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ اسکے تمام مضامین ایسے ہیچ جاتے ہیں جنہیں کسی نہ کسی حیثیت سے حضور سرور عالم و عالمیان پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت اور فضائل و کمالات سے زیادہ تر تعلق ہوگا۔ اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس میں سب سے پہلے جو آلات سراج الاثر اس المحدثین سید البہدین امام المسلمین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ کلام بلاغت الیقین تبرکاً و تیشاً درج کریں جو آپ نے حضرت لکڑاویں و آٹھارین امام المسلمین و خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نعت میں ارشاد فرمایا ہے اور جو بلاشبہ کیا ہی نفا نہایت موضوع اور کیا باعتبار فصاحت و سلوب محمولہ عنوان چلنے کا پورا مصداق ہے۔

امام صاحب کے فضائل و مناقب کے بیان سے ہمارا قلم عاجز ہے لیکن تاہم یکے از ہزار دھنئے از غرور کے طور پر چند اصح پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ کی ان شک مسلل اور متواتر دینی خدمات سے کون نادانق ہے آپ کے ظاہری و باطنی کمالات کا آفتاب اس قدر اوج گزرا ہے کہ جس کے اشعہ و انوار کی روشنی میں مسلمانوں کے بے شمار افراد نے دینی اور دنیوی رہنمائی حاصل کی۔ ابن ہبیر و نے آپ کی خدمت میں عہدہ فقہا پیش کیا تھا اور آپ کا اس عہدے کو پائے استحقاق سے شکر ادا دینا اسے ناگوار ہوا تھا لیکن وہ کیا جانتا تھا کہ آپ آگے چل کر دوسرے زمین کے تاجدار ابن سلام کے روحانی سلطان و مقتدا ہونے والے ہیں۔ اور آپ کے اجتہادات کے سلسلے میں تاقیامت بڑے بڑے محدثین اور صوفیائے کرام و فقہاء عظام بلکہ ادیبان تک سر تسلیم خم کرنا ذریعہ سعادت و ابرین بچیں گے اسلامی دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک مستند اور مسلم علماء اور ارباب افتخار پائے جاتے ہیں سب کے سب فقر خفیہ ہی کی آفتاب و خشاں سے اقتباس نہ کرتے ہیں۔ یا دوسرے غفلتوں میں یوں سمجھتے کہ اسی شمع ہدایت و ارشاد سے روشنی اندوز ہوتے ہیں تمام دنیا کے بزرگان مذاہب کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت عالم آشکار ہو جائے گی کہ جو

مقام رفیع حضرت امام ابو حنیفہؒ کو حاصل ہے کسی کو میر نہیں ہوا۔ مرجع مسکون کے طول و عرض میں جہاں جہاں پیروان دین حنیف کا وجود ہے، فرزند ان اسلام کا غالب اور معظم حصہ اسی مقدس بستی کی بھرتا از افضلیت کا مستحق اور قائل نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض یورپین محققین نے آپ کے فضل و کمال اور زہد و اتقا کے متعلق اپنی بے لوث آراء کا اظہار کیا ہے۔ جس کی چند سطور کا اردو ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ سلسلہ لکھتا ہے:-

۱۔ امام ابو حنیفہ ایک زبردست اصول فقہ کا سرچرہ ہے۔ وہ پہلا شخص ہی ہے جس نے قتل و طلاق سے قاذون کے پہلو پر بحث کی ہے اور تمام دنیوی معاملات سادہ کو اس تحقیق اور تفحص سے قاذون کی رسی میں جکڑ دیا ہے، جس کے دیکھنے ہی سے توبہ ہوتا ہو۔ تاجر رابرٹ ڈیورسی اس بات کہتے ہیں:-

۲۔ امام بہت بڑے فاضل اور نیکو کار تھے۔ پرہیز گاری، نفس کشی، طاعت و شغل اور خدا سے خوف کمانے میں بہت مصروف تھے۔ آپ کا مزاج نہایت منکسرانہ تھا۔ اپنے کل کام خدا تاملنے کی رضا کے مطابق کرنے میں بہت مستحکم تھے۔ کوئی شخص آپ کی طرح نصاحت و بلاغت سے ما شیریں ہو، اور غرض آوازی سے مایل ہو سکتا تھا۔

باجا سیل مترجم قرآن و معطرا ہے:-

۳۔ چار مذہبوں سے پہلا مذہب حنیفہ کہلاتا ہے۔ یہ نام اُس کے بانی امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کا تھا۔ ابو حنیفہ کے مذہب کی پہلے عراق میں اشاعت ہوئی مگر اب وہ عام طور پر ترکوں و تاتاریوں اور دیگر علاقوں میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ آپ کے مذہب کی اشاعت سب سے زیادہ ابو یوسف سے ہوئی جو خلیفہ ہادی اور خلیفہ ہارون الرشید کے اس کا منی القضا (چیف جج) تھے۔

یہ ہیں ان مشہور آراء میں چند رائیں جنہیں علماء و مترب نے امام صاحبؒ کی نسبت ظاہر کیا ہے۔ حضرت علیؓ مدد و آدم و سلم کی یہ حدیث تو مشہور ہی ہے۔ لو کان الايمان عند الشرا والناله من اجل من هذا لا بد (الفرس) آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر علم شریعت پر ہوتا تو اب فارس میں سے ایک شخص اس سے لیتا۔ بقول محدثین حافظ سید علیؒ فرمادہ کہ اس حدیث میں امام صاحبؒ کی طرف اشارہ ہے۔ قطع نظر انہیں آپ کریمؐ

والا خدین منہم لما یلحقوا بھد کے متعلق روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کے تین بار پوچھنے پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ پر ہاتھ
 رکھ کر متذکرہ بالا حدیث ارشاد فرمائی، جس سے ظاہر ہے کہ امام صاحب ہی کی جانب اشارہ
 ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شان میں مصرعہ تحت اشارہ فرمائے ہیں :-
 لقد نران البلاد ومن علیہا امام المسائین ابو حنیفہ
 بایات واسناد وفقیہ کلمات الذبور علی الصغیفہ
 امام صار فی الاسلام نوراً امین للرسول والغلیفہ
 فما بال المشرقین لہ نظیراً ولا بالمغربین ولا بکوفہ

ترجمہ

- ۱۔ زینت دی ہے شہروں اور ان کے رہنے والوں کو۔ مسلمانوں کے امام ابو حنیفہؒ
- ۲۔ آیتوں، سندوں اور فقہ سے جیسے زبور کی آیتوں نے صحیفہ پر
- ۳۔ وہ امام جو اسلام میں ایک روشنی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کے
 خلیفوں کا امتداد ہے۔

۴۔ نہ دونوں مشرقوں میں اس کی مثال ہے۔ اور دونوں مغربوں میں اور نہ کونے میں
 اب ہم قصیدہ غزالیہ سے جماعت کے صفات کو زینت دینگے جو فصاحت و بلاغت اور
 جذبات علیہ کا ایک مجرذ غار ہے۔

قصیدہ نقیضہ تصنیف جبرالہ السراج الائمہ حضرت امام عظیم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت
 رضوان اللہ تعالیٰ عنہ

یا سید السادات جملتک فاصداً ازخود رسالتک و اخقی حصاکا
 لہ سرداروں کے سردار میں کیا ہوں یکے کے پاس بیکہ قصہ کہ
 واللہ یا خیر الخلائق انت لی
 بخدا اور بہترین مخلوق میرے سپہیں ایک ایسا دل ہے
 و یحق جاہدک انی بک معزک
 اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ کو چاہتا ہوں۔

أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خَلِقَ الْفَرْدُ

آپ وہ ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا
أَنْتَ الَّذِي مِنْ دُونِكَ الْبَدْرُ الْكَتَمُ

آپ وہ ہیں کہ آپ کی نوریت چاند یا سورج کی روشنی پرست
أَنْتَ الَّذِي لَعَنَّا نَفَعَتْ إِلَى السَّمَاءِ

آپ وہ ہیں کہ جب آسمان کی طرف سے نازل ہوئے تھے تو
أَنْتَ الَّذِي نَادَاكَ رَبُّكَ مَرْجِعًا

آپ وہ ہیں کہ اگر آپ کے رب نے امر کہا تو آپ واپس آ کر
أَنْتَ الَّذِي فِينَا سَأَلَتْ شَفَاعَةً

آپ وہ ہیں کہ ہم لوگوں کے درمیان سے آپ شفاعت کا سوال کیا
أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ ۱۰ دَمُ

آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے کچا وسیعہ چاڑھا
وَبَكَ الْخَوَلِيلُ دَعَاكَ دَمُ نَادَاكَ

اور آپ بھی صوبہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دھوکے سے
وَدَعَاكَ الْيَتِيمُ لِيُصْبِرَ مَسْنَةً

اور کچا لڑکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس طرح سے جا نہیں رہے تھے
وَبَكَ الْمَسْكِينُ أَفَى بَيْتِهِمَا خَشِيَّةً

اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جب غارت ڈھونڈا اور غریب بچے
وَلَكِنَّكَ مُؤَسِّسٌ لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ہمیشہ ہر دو دنیا میں آپ سے جڑا رہا
وَالْأَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي النُّورِ

اور تمام انبیاء اور سارے مخلوق وہ
لَكَ مَخْجَرَاتُ الْجَزَاتِ كُلُّ النُّورِ

انکھائیے ایسے جزوات ہیں جنہوں نے تمام مخلوق کو عاجز کر دیا
نَطَقَ الْبَرَاءَةُ بِمَنْ لَكَ مَعْلَمَاتُ

کہہ دیا کہ یہ خدا ہے اپنے زہر کو کہیے آواز بلند

كَلَّا وَلَا خَلْقَ الْوَرَى لَوْلَا كَمَا

بکہ اگر آپ نہ ہوتے تو تمام مخلوق نہ پیدا ہوتی
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً يَتَوَلَّى بَهَا كَمَا

اور آفتاب بھی آپ ہی کے نور حسن سے منور ہے
يَلَفَ قَدْ سَمِعْتُ وَتَرَيْتُ لِمَرْكَ كَمَا

آپ ہی کی وجہ سے علم مرتبہ حاصل ہوا اور وہ بین ہوا اور بین ہوا
وَلَقَدْ دَعَاكَ لِقَائِهِ وَحَنَّا كَمَا

اور جانا اپنے نزدیک ہے اور چھٹنا جو کہہ کر جھٹنا
لَبَّاكَ رَبِّكَ لَمْ تَكُنْ لِيَسْوَ كَمَا

تو آپ کی جگہ پر کہہ دیا کہ یہ مرتبہ سوا آپ کا کسی کو نہیں
مِنْ ذَلَّةٍ يَلَفَ فَارَ وَهُوَ أَبَا كَمَا

اپنی غرض سے آپ میں کامیاب ہو گیا اور وہ آپ کے ہرگز نہیں
بَرَزَا وَقَدْ خَمِدَتْ يَتَوَلَّى سَنَا كَمَا

سورج کوئی اور فرد ہو گئی آپ کی روشنی کے نور سے
فَارَ بِلَ عَنَّا الطُّرُقُ حِينَ دَعَا كَمَا

پہن کر دے گئی ان سڑوہ یعنی جہالت کا پہن ہے ابکہ پکارا
يَصْقَاتُ حَسْبَكَ مَا وَحَا بَعْلَكَ

اچکے محاسن صفات کی برائ کر رہے ہوئے آپ کے مدد پا رہے
يَلَفَ فِي الْبَقِيَّةِ يَحْتَمِي بِحَمَا كَمَا

اور قیامت میں آپ کو محفوظ رکھیں گے آپ کی بجا رہیں
وَالرُّسُلُ وَالْأَمْلَاقُ تَحْتَ يَوَا كَمَا

اور کل پیغمبر اور فرشتے آپ کے جھنڈے کے نیچے ہو گئے
وَقَصَائِلُ جَلَّتْ فَلَيْسَ حَمَا كَمَا

اور ایسا یہ فناء ہے جلد میں کہ بیان نہیں ہو سکتے
وَالصَّبُّ قَدْ لَبَّاكَ جِئْتُكَ أَسَا كَمَا

اور گوہر نے لیبیک کہی جس وقت کہ آئی آپ کے پاس

وَالَّذِينَ شَبَّ جَاءَكَ وَالْغَزَالَ قَدَلْتِ

اور میرا یا بھی آیا آپ کے پاس اور مسرتی بھی

وَلَكِنَّ الْوُحُوشَ أَتَتْكَ الْبَيْتَ وَسَمِعْتِ

اور سیاح وحشی جانور بھی آئے آپ کے مکان اور سہکے بہت

وَدَعَوْتَ أَهْلَ بَارِئِ أَتَتْكَ مُطِيعَةٌ

اور جب آپ نے دعا کی کہ بارئ کے سب سے بڑا ہو کر

وَالْمَاءُ قَامَ بِرَأْسِكَ وَتَسْمَعْتِ

اور پانی چاری ہوا آپ کی تصدیق اور سچ کہی

وَعَلَيْكَ ظَلَمْتُ الْعَمَامَةَ فِي الدُّنْيَا

اور آپ پر سایہ کیا ابر سے خشن میں

وَلَكِنَّكَ لَا أَشْرَ لِمَشِيئِكَ فِي الدُّنْيَا

اور سیاح نہیں نشان ہوتا تھا آپ کے چنے کا زمین پر

وَسَقَيْتِ ذَا الْعَالَمَاتِ مِنْ أَمْرٍ أَوْسَعِ

اور بخدا اپنے صاحبِ مرام کو ان کی باریوں سے

وَرَدَدْتَ عَيْنَ قَتَادَةَ قَبْلَ الْقَتْلِ

اور میری آنکھ سے قتل سے روک رکھا کہ میرا گناہ بڑا ہو گیا

وَكَلَّ الْأُخْبِيَاءُ وَابْنُ عَدْرٍ رَأْفَةً مَّا

اس طرح غیب اور ابنِ مفر کو میدان کے دشمن پر بھی

وَعَلَيْكَ يَا الْمُرُومُ إِذْ ذَا وَبِئْسَ

اور حضرت علیؑ کو جو غروبِ شمس تھا اپنے گنہگار کا حال کیا

وَسَأَلْتَ رَبَّكَ فِي ابْنِ جَابِرٍ الَّذِي

اور دعا مست کی آپ نے جب ابنِ جابر کے بارے میں

شَاةٌ مَسْتَسْتَلَا وَتَعْبِيدُ الْبَرِّي

اور ام مہدیؑ کی بری پر تپنے کا تھوڑا پسند اس کے

وَدَعَوْتَ عَمَّ الْعَصِي رَبَّكَ مُغْلِبًا

اور دعا کی اپنے رب سے غلبہ کے سالِ برطانیہ ۱۶

بِكَ تَسْتَعِيدُ وَتَحْتَمِي بِحَمَاكَ

آپ کے پناہ سے خواستگار اور آپ کو پناہ دے ہو آپ کے پناہ میں

وَسَمِعَا الْبَعِيدُ إِلَيْكَ حِينًا وَهَمَا

اور سنا کہ آپ کے پاس آپ کی طرف سے کہیں اور آپ کو دیکھا

وَسَمِعْتَ إِلَيْكَ مَجْلِبَةً لِمِنْ دَاخِلَا

اور دیکھ آپ کی طرف سے کہیں اور آپ کا جواب اپنے کے لئے

عَمَّ الْخِطْبَى بِالْفُطَيْلِ فِي بَيْتِكَ

معت نکروں نے آپ کے مدتِ مبارک میں

وَالْجِدُّ حَنَّ إِلَى كَرِيهِ لَيْفَاكَ

اور جد کھجور کا شستن ہوا آپ کے دیدارِ بڑا ناز کا

وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهِ قَدْ مَآكَ

اور بعض مقامِ تھم میں آگئے دونوں آدم آپ کے

وَمَكَاتُ كُلِّ الْأَرْضِ مِنْ جَدِّ دَاكَ

اور میرا دیا اپنے تمام زمین کو اپنی داد و دہش سے

وَابْنُ الْمُصَنِّينِ شَفِيفٌ رِيشَاكَ

اور ابنِ حصین کو اپنے اچھا کر دیا اپنی شفا سے

جَبْرَحًا لِقَائِهِمَا يَلْمِزُ مِدَاكَ

آپ کے اچھا کر دیا اپنے دونوں انھوں سے جس طرف کہ

فِي حَبِيبٍ تَشْفِي بِطَلِبِ لَمَّا كَا

غیر میں ہیں شفا پائی آپ کی گدگد کوئی لبکی و شہسے

كَذَمَاتُ أَعْيَاةٍ وَكَذَمَاتُ أَرْضَاكَ

بدانگے مکرملین نہ کیا انہیں اور آپ کو راضی کیا

تَشَفَّتْ قَدَرَتْ مِنْ شِفَاؤِ قِيَاكَ

کامیاباں وہ شک ہو گیا تھا بڑا دور جاری ہوئی اگلی سال

فَأَمَدَ قَطْرُ السُّهْبِ حِينًا دَعَاكَ

پس برسرِ گلہ آپ کے دعا کر کے ہی ۱۶

وَدَعَوَتْ كُلَّ الْمَخْلُوقِ فَاتَّبَعَهُ قَوْمٌ

اور آپ نے تمام خلق کو دعوت اسلام کی میں خوشی خوشی

وَحَقَّقْتَ دِينَ الْكَفْرِ يَا عَمَّ الْهَدَى

اور بت کیا آپ نے دین کفر کو اسے نشان ہدایت کے

أَعَدَّ الْقَادَةَ وَالْفَلْيُوبَ بِجَهْلِهِمْ

دشمن آپ کے رچھڑکنوں میں اپنی نادانی سے بھول کر

فِي يَوْمٍ بَدِي قَدْ أَتَيْتَ صَلَاةً

جد کے دن آپ کے پاس فرشتے آئے

وَالنَّهْجُ جَاوَدَ يَوْمَ قَوْلِكَ مَكَّةَ

اور نفع و بروری آئی جس دن آپ نے مکہ کو

هُودٌ وَلُؤْلُؤٌ مِنْ يَهَاكَ جَعَلَا

حضرت ہود اور حضرت لوط کی مسجدیں بنائیں

قَدْ لَقِيتَ يَا حَلَةَ جَمِيعَةَ الْأَنْبِيَا

ہے معہ فائق ہوئے آپ اور تمام انبیاء پر

وَاللَّهُ مَا يَكُنْ وَمِثْلَكَ لَمْ يَكُنْ

بہا اے حضرت یسین آپ کا مشن

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعْرَاءُ يَا مَسْدُورُ

آپ کی تعریف کے متر تمام شعراء عاجز ہو گئے

لَا تُجِنُّنَ جَيْشُهُ قَدْ أَقْبَى إِلَهُكَ الْخَبِيرُ

حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی نبوت میں ہر نبی

مَاذَا يَقُولُ الْمَادُّونَ وَمَا عَقِبُهُ

کیا کہہ سکتے ہیں ان کی مدد کرنے والے اور ان کے

وَأَنْتَ لَوْ أَنَّ الْإِنْسَانَ مِثْلَ دُحْشُرٍ

بھلا اگر تمام دنیا ان کی دشمنی ہو جائے

لَعَلَّيْكَ الْبَقْلَانِ يَجْمَعُهُ مَذْرَبُهُ

جیسے دو بھڑکے بکریاں جو ایک ہی گھاس کھا رہی ہیں

دَعَاكَ طَوْعًا وَسَإِوَعِينَ يَنْدَاكَ

سب چلے آئے آپ کو خواہ مخواہ آپ کی آواز سن کر

وَرَكْعَتٌ وَبَيْنَكَ فَاسْتَقَامَ هَذَا كَمَا

اور بند کیا آپ نے اپنے دین کو پس ہم گئی ہدایت آپ کی

صَوْنِي فَقَدْ حَرَمُوا الرِّضَى بِعَفَا كَمَا

اور محروم رہے رضا آپ پر نہایت کثرت سے

مِنْ عَيْنِ دَيْتِكَ فَالْتَمَسْتُ أَخْذًا كَمَا

آپ کے رب کے پاس سے اور آپ کو دشمنوں سے لڑنے

وَالْكَفَرُ فِي الْأَحْزَابِ قَدْ وَافَا كَمَا

اور نصرت آپ کی جنگ احزاب کے دن آپ کو پہنچی

وَجَمَالُ يُونُسَ مِنْ صِنْيَا وَسَا كَمَا

اور حسن یونس آپ کی کے درجہ حسن سے ہے

قَدْ أَتَيْتَ الْهَيْ أَمْرًا كَمَا

پس آپ کے وہ ذات خوارات میں سیر کر آئی اگر علم بالاک

فِي الْعَالَمِينَ وَحَقٌّ مِنْ أَنْبَا كَمَا

تمام مخلوقات میں میں قسم ہے اس کی خبر آپ نے بنایا

عَجَزُوا وَكَلُّوا مِنْ صِفَاتِ عِلْمِكَ كَمَا

اور تھک رہے آپ کے صفات علم کے بیان سے

وَلَنَا الْكِتَابُ أَنْ يَمْدُحَ حَمْدًا كَمَا

اور ہمارا قرآن بھی آپ کے عیوں کی مدح میں آیا

أَنْ يَجْمَعَ الْكِتَابُ مِنْ مَعْنَا كَمَا

کہ جمع کر سکیں کچھ دے کچھ اوصاف آپ کے

وَالشُّعْبُ أَقْدَامُ جُجَلِينَ لِيَدَا كَمَا

اور تمام روئے زمین کے ذمے اسکے لئے تمام ہزاروں

كَيْدًا وَمَا اسْتَخْوَاكَ إِذْ مَرَّ كَمَا

بہرگز نہ اس کا ادراک بھی نہیں کر سکتے

بِكَ لِي قَلْبٌ مَّتَّعَ بِكَ سَيِّدِي
 میرا دل ہے اور میرے سوا جا پا کی شیفہ ہے
 فَإِذَا اسَكْتُ لِقَابِكَ صَدَّقْتَنِي كَلِمَةً
 پس جب میں ناموش رہتا ہوں تو آپ کی قسمیں
 وَإِذَا اسْتَمِغْتُ فَعَنَكَ قَوْلًا طَيِّبًا
 اور جب سنا ہوں تو آپ کی پاکیزہ باتوں پر آپ سے ہوں
 يَا مَالِكُ كُنْ شَافِعِي فِي عَمَلِي قَبِي
 اے مالک آپ میرے شافع ہو مجھے میری عمر کی مدت میں
 يَا أَلْهَمَ الْمُتَقَدِّرِينَ يَا كَسْرَ الْوَسْوَ
 اے ہنگ ترین تقادین اور اے کسراں خوار خوار
 أَنَا طَائِعٌ بِالْجَوْرِ مِمَّنْكَ وَلَقَدْ تَكَلَّفْتُ
 میں راہیں ہوں آپ کی بخشش کا
 قَعَسًا تَشْفَعُ لِي عِنْدَ حِسَابِ
 ہر چیز پر شفاعت کرنے کے بارے میں اس کتاب کے وقت
 فَلَوْلَا أَلْهَمَ شَائِعٍ وَمُشْفِعٍ
 بے شائبہ ہرگز میں شافع و مقبول شفاعت میں
 فَأَجْعَلْ قِيْرَكَ شَفَاعَةً لِّي فِي شَدِّ
 پس کیجیے اپنی ہولنا میرے لیے شفاعت کرنے کے
 صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا سَكَمَ الْهَدَى
 رحمت کیجیے اللہ تعالیٰ شانہ آپ پر اے کسان پرست
 وَعَلَى صَحَابَتِكَ أَكْرَامَ جَمِيعِهِمْ
 اور آپ کے تمام صحابہ کرام پر اے ہر نام

ماہ ربیع الاول

جلوه فرما استحب ماہ ربیع الاول
 ساختہ ہر دور و دیوار نور عثمان

ظہر ہر عرب ماہ ربیع الاول
 رشک مراۃ خلیفہ ربیع الاول

کلام رضا

مقتدائے اہل سنت علی حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام

اے شافعِ تردد منہ سے چارہ دہنہاں	جاں دے روح رواں معنی شہِ عرشِ تال
اے سنتِ عرشِ بریں دعاوتِ رح میں	جہرِ فلکِ آہ میں شاہِ جہاں پِ جہاں
اے مرہمِ خمِ جگر یا قوتِ لب والا گھس	غیرتِ دشمن و قمرِ شکِ گل و جانِ جہاں
نہجِ ن من جانِ من بہرِ دردِ جانِ من	دینِ من یا پ من من امانِ مستان
اے مقتدایِ شمعِ بہ نورِ خدا ظلمتِ روا	حسرتِ فدا بہت گدا نورتِ جہرِ زائن
عینِ کرمِ زینِ کسوم ماہِ قدمِ انجمِ خدم	والا حشمِ عالی بہرِ زریہ قدمِ صدِ مکان
آئینہٴ حیرانِ تو شمسِ قمرِ جو یاں تو	سیارِ اقربانِ تو شمعتِ فدا پر وائے سال
گلِ مستِ شہد از بھئے قولِ فدائے روئے تو	مخملِ شامِ بھئے تو طوسی یہ یادِ تفرغِ خواں
بادِ صبا جو یاں تو باغِ خدا زانِ تو نہ	بالا بادِ گردانِ تو شاخِ چمنِ سرو چاں
درِ سحرِ تو سوزاں لہم پارہ جگر از رخِ نغم	صدائِ سینہ از الم ذرِ چشمِ دریا باؤں
بہرِ خدا ہم بندہ از کارِ من یکٹا اگر	فریادِ رس سے بد دستے با افتادگان
مولے زپا افتادہ ام دارم شہا چشمِ کرم	مہرِ عربِ باہِ عجمِ رحمتِ بحالِ بندگان

شکرِ بہد گو یک سخنِ سخنِ ت بر من جان

بائے نقابِ زرخِ فلکِ بہرِ رخائے خستہ جاں

مہرِ سکہِ مہنا نہ نہ جانِ غوری شہرِ غوری

میں نظر آیا کینہ کی بنا لئے یار کے رخ سے برق نہایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ در میں
 سلا مس کا پتہ نہ تھا وہ رہا ہوا عاشق کی راہ طلب میں حیرانی پر یثانی وہ سونے مراد
 طاب سے ہم آغوش سے در طلب آرزو مند کی تلاش میں۔ بنے ثانی ستان نی۔ در پڑ
 دید کا وزیر سوا چشم حراں نصیب اور دیدہ حیرں کو دیدہ حال میرائی نظر بازی کے لطف
 کشائے در حیاں دل فدا کرنے کا موقع ملا

چمکے پڑے میں آنکھ کے دھبے دیکھے چمکے میں ہو گیا ہے مکس
 آنکھ پڑے میں او چہ وہ نہیں بھوہ رشت یا۔ پردہ نہیں

فردہ رن گشت حسن در بازار

حسن انل عربی شہر کی طلعت میں نمودار ہوا نور قدیم نے بزخی حجاب میں نمودار کیا۔
 حق سے یہ ذات برحق آئینہ حق نما ہے۔ اسی کو تعین اول کہتے ہیں۔ یہی مخلوقات کا سرور
 اور نور آبی کا پہلا یہ دوست یہی محبوب ہے درغیب عشق ہے یہی آفرینش عام کا مقصد
 مقصود ذات تست و ذکر علی طفیل

حدیث قدسی۔ خلقت الخلق لاعرفہم کبرمتک و ما لک عی یولانی لہما
 خلقت الدنیا یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لیے پیدا کیا تاکہ ان کو نصیب
 ہو سکے کرامت و منزلت کی ان کو معرفت کراؤں۔ اگر آپ نہ جوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا نہ کرتا
 تمام دنیا محض پاک ہستی کی عزت و منزلت ظاہر کر کے کہنے و جو در محبت ہوا۔ سبوت جیہ
 اور وجود حق اسی کے وجود بہارک سے پہچانا گیا۔ جمال کبریا کی معرفت اسی کی بدولت سونے
 کا تپ زل نے سب سے پہلا جو دلکش نقش رقم فرمایا۔ سب سے اول جس ذات قدس کو
 ہستی عنایت کی وہ مری تاجدار کا نور پاک تھا۔ یا جابر بن عبد اللہ خلق نور نبیک قبل المشیۃ
 اس نور پاک کو ہوت و رسالت کا میل منسوب مرحمت کیا اُس کی خداوندی عظمت و ہوت کبرئے
 کا سکہ جاری ہوا۔ فرمانروائی و مکرانی کے علان کئے گئے۔ نبی بت حق کے اور تک و سر پر یہ
 ممکن فرما کر عزت و جلال کا تاج زیب سر قدس فرمایا۔ تحت لیشی و تاج پوشی کی رسوم
 بھی اور بھی تک آدم (علیہ السلام) کی روح ہم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ بل البشر کا پہلا بھی
 نہیں بل اکت نبیہا و آدم بین الروح والجسد۔ کنت نبیہا و آدم لم یخلد فی طینۃ
 ہا اے شفیق ہر وہ عالم فردہ رن گشت حسن در بازار

وہی خوشہ برہم و نامی قدم

اسے نام تو ہر میں محمد

خوشہ بر آسمان محمد

نیا وہ لود۔ کائنات میں کسی سنی کا غلو۔ کسی نے نقش کی نمود کسی وجود کا نہائی نہ قدم سو
قدم کا نہ بڑی ریاضت بات سے جس کے اپنے خوشیوں میں جاتی ہیں انتظار کھینچے جاتے
ہیں انھیں شوق کے ساتھ دیدہ کئے دامن ہیں دوس کو سرد کی لذت حاصل ہوتی
سے۔ عام زندگی بستی کسی رتبہ اور منزلت کی موحتیہ نامانی مضوعات جو اپنے ہی جیسے
فراوانی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں ہر کس قدر خوشیوں کی بات ہیں۔ یہیں جب ایسا دہائی تھا
کس حیرت و متعجب سے نگاہیں بڑھیں اور کس کس سے زبان سے استغذ اوک۔ ہوائی
یہاں کی خبر یا کس شوق کے ساتھ کسی مانی میں ان سے کہے کس عطف کے ساتھ پڑے
جاتے ہیں۔ تیرے شاہد کہ سنی حیرت طبعیت، ایک بشارت اور سرور حاصل ہوتا ہے شہر
ہے کہ کل حدید لذیذ۔ جب اسے درجہ کی موجودات اور اپنے دم و خیال کی بنیادوں پر
تعمیر کی سولی عمارت تک کا مام بستی میں مودار ہونا ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و نشاط
کا موجب ہوتا ہے۔ دنیا ہی سے ایک نئی ربت حاصل کر لے تو کسی اہل عقول کا پیکر وجود
میں نظر ہونا وہ صانع عام کی قدرت کے رخصتے اور بدیع نغمہ رسی کے مرقع کا رونما ہونا کتنی
شان و شوکت کیسی عظمت، جودت کس قدر فرح و طرب کے لوزم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا
اور دنیا میں اس کے نذر سے کسی بخلی و روشنی کیسی و صوم و صوم ہوگی۔

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر طریقہ و واسطے قص کے یہاں چند پیدا ہوتا ہے تو روزانہ
عمل سے دنیا کی حالت تک میں باپ، عزیز اقرب، اور اس کے دوست احباب کیسے لطف
نعمت کر ستم میں موعظی مانگتے ہیں اس کے لئے سے سینہ بستے ہیں، پیدائش کے وقت
جب یہ دنیا کو لوہا میں قدم رکھتا ہے تو سب چوں کی حرمت کھل جاتے ہیں، ایک دوسرے
کو مبارکباد دیتے ہیں، دوست احباب کو مرادہ پہنچاتے ہیں۔ وہ سکران باغ مرغ ہو جاتے ہیں
فط لکھے جاتے ہیں، تار دیئے جاتے ہیں، تیرہ بنیاں تقسیم ہوتی ہیں، بیش و نش طہ کی گھنٹیں تھما
دی جاتی ہیں، دعوتیں کیجی ہیں، وادو دہش کا بازو گرم ہوتا ہے خوشی کے سادہ کو زم
پور سے کئے جاتے ہیں، پھر اس خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لئے سال بسال سالگرہ

کی جاتی ہے اور اس میں دل کے جو حصے دکھانے جاتے ہیں یہ تو معمولی مواضع رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تلخ و دہیم کے مالکِ نعمت و سریر کے والی سے جہان کا کس کروڑ سے استغنیٰ کرتے ہیں اور تو کہہ فرزند کی خوشنودی کیا انوارِ عزیمتوں دکھاتے ہیں۔ یہ ہیں اوسے وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات میں کی پاک ہستیوں سے خدا سے پاک کی ہستی پہنی جاتی ہے عالم میں انقلاب کر دیں دنیا کو سبھی و سبھی خواص کے پنجے سے چھڑا کر عکس صفات کے ساتھ مصحفِ خدا میں نفسانی نمود۔ توں کی بجائے ربانی انوار سے قلوب کو نمود فرما دیں، انسانی نفس کو تائیدی عنایت فرما دیں۔ دنیا کو دستِ گمراہی سے نجات دلا دیں اور غفلت کے قوانین جاری کریں ظلم و جہالت کی 'توح' کو شکست دیں اور خدا کو کونہ میں قربت تک پہنچائیں۔ چھوٹے بوڑوں کو رب سے مدد کیوں دلا دے کہ ظلم کے نڈر رحمت، جہنم کے لئے نعمت، آفتاب کی طرف جگہ اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے پہرہ انداز و فضیلت یہی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی، کس شان و شوکت کس دمعوم و دھم کی سستی میں تیت و اذوقِ موسیٰ لقومہ یا قوم اذکر و انعمہ اللہ علیکم الیٰ جعل فیہمکھ نبیاء الیہ۔

جہاں اُن کے ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے وہاں کی یادگاریں قائم رہتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات پر مقصوداً آفرینش جو لذت ہو اُس کے روق افزوز جوئے کی کشتہ خوشی ہونا چاہئے۔ اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کارب ز قدرت نے اُس وجودِ اقدس کو نزلے ناز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دنیا میں تبدیلیں ہوئیں فصل اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کوئے والی ہستی کے در و دیگر خبر دی قحط سالی رقع ہوئی۔ تمام جہاں مرنے لگاں ہو گیا۔ اس کو اس موبود مسوہ کی دعوت عامہ اور ضیافت سرور کیسے خواہ مدت اور خیرات سمجھے حال یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمت عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چھینٹیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے۔ سوکھے درخت چل لائے دُبیے جانور فریہ ہو گئے۔ بھوکے قحط زدہ سیر معوم ہوئے گئے، عالم کا نقشہ بدل گیا، دنیا کی کایا پٹ گئی، نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدیلی نے ایک سرسبزی کے ظہور کا پتہ دیا، بہت خانوں میں بل چل چلی، بہت سرخیاں ہوئے،

جھوٹی فتنہ کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی، باطل معبود کی رسوائی و خواری نے
 من کے بطلان کی شہادت دی، آتش فساد کی حد باسازگ سر ہوئی، غارت و جہت
 وے بادشاہوں کے قصور ایوت زلزلہ میں آنے فلک بخت قلعوں کے کوہ سداں یو یو
 شق سوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے شیاطین کے قتل اٹ گئے، بانی نور علیہ خاک
 کی طرف متوجہ ہوئے۔ عالم ملائکہ میں دعویٰ میں مجیں روحانیات کے درود سے صحن زمین
 پر ہو گیا۔ تدریجاً منہاں جہاں کی چشم تہا ہوئی، زرخش منتظر کا زرخش کچھا، رحمت بقی کا شہادت
 تہا کھنسن تہا میں ادراد جلی بام کعبہ پر طہ سبز نصب ہوا کوہن کے تہا ہداری آمد آمد کا
 غلغلہ، جہاں نور سے مہر ہوا قرح و طرب عالم پر تجلہ کیا، شب غم نے بستر اٹھا
 صبح امید کے تہہ و کئی ۲۰ اپریل ۱۲۵۷ء ۱۲ ربیع الاول کو بیچ صادق کے وقت صبح
 صادق نے صواعق فریاد کا مکتومہ کے مقام پر جہد مطلب کے ٹکڑے عہد قند کے فرزند فیصل شاہ
 کے نور نظر کوئیں کے سرور دارین کے تاجورے تہ کے پہو سے ہور فریاد کشنگان جہاں
 کو شرب دید رستہ میرب فریاد آتہا حق رہایت طالع ہو نور بقی نے جلوہ فریاد تمام
 موجودات نے مر جاکھا ہے

ولد الحبيب ومثله كايولد ولد الحبيب وخدره يتولد
 ولد الحبيب مطيبا ومكده فالنود من وجنته يتوقد
 يا قوم على المنى صلوا
 لوبوا ونصرعوا وذلوا

نعت رسول

(جناب اموی محمد یعقوب علی صاحب سجاد علی کے بیٹے ہیں محمد ہمدانی)

یہ دین ہے وہی مسکن و دار جو ہے
 ایک لے جو حقیقت کا دل سر میں
 رہ جنت کا تیر خورم سے پائے ہم نے
 پھر حسینان جہاں سے سوچے نیا مطلب
 جہاں درمئی عشق تہا سہا سہا کر
 قلقلہ دلے دینے کو پہنچا ہے جس
 بقدر نور جو ہے مطیع الزار جو ہے
 آت موسیٰ کی حرج طاسب دیدار جو ہے
 خدا کو عقل چاٹاں سے سرکار جو ہے
 دل بیا عشق محمد میں گرفتار جو ہے
 وہی نور ہے سدا خاکب رو یار جو ہے
 زخم دل کے لئے مریم نہیں درکار جو ہے
 رت دن با محمد میں رہا کرتا ہے
 وہی یعقوب تہا اگر سے بیمار جو ہے

کلام الملوک ملوک الکلام

حضرت خسرو معظم تاجدار دکن کا نعتیہ کلام
قطعات

دَرْ قَعْنَمِ بے عروج تو سند شاہ مست دَبِّ قَوْسِیْنِ بہ شانت صفتِ دلی، مست
جینہ تاج تو طوائفِ فتحنا دارو حرزِ باروئے نِ وَ قَسْمِ وَ طہ بہ مست

مجھ سا سردور ہے کہاں تاجِ فتحنا والے نے شہنشاہِ عربِ یثرب و بطی والے
ہم تو ہیں کہنہ بروکے ترے سجدہ گزار اے شہِ ختمِ رسل گنبدِ خضر او اے

تاجِ بے فرقِ نبی کا فتدائی کیا ہے قَابِ قَوْسِیْنِ سو ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت یہ پوچھے کوئی معنی تِیتِ یُعْطِیْتَ فَتَرْضٰی کیا ہے

مصلحت تھی یہی حضرت کے یہاں تھی میں تیرے تانہ ہے دہر کے کا شانہ میں
جب ہوا میرے عربِ جلوہ نماے عثمان سرنگوںِ نیت پڑ سجدہ ہوئے بُجھانے میں

ذکر رسول ﷺ

اور عالیٰ حضرت کو نادر و جلیل عالم تھا ترونی خداوند را نور پی و میر مجلس اشاعت علوم جید آباد کن

مرا ایں جانب محمد کا نام سے قابل درود پڑھے کے اپنا کلام

خداوند کیا شرافت کو جس مغل بہاؤں کی جس میں جناب محبوب کبریا سرور الصفا ^{الصلی} ^{علیہ} ^{السلام} خاتم النبیین حضرت محمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم لا ذکر حیر جو و سبحان اللہ کی سعادت جو ان بی ایمان کی جو جس مجلس مبارک میں حسن عقیدت اور خلوص نیت سے حاضر ہوں یہ وہ بزم، سنا ہے جس میں انوار مہم اقدس سے نازل ہوتے ہیں در یہ وہ بینا روح ناز سے جس کے سینے کو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فیوض المحرمین میں لکھتے ہیں کہ میں بارہویں بیچ اللہ کو جس مجلس پاک میں حاضر ہوا جو کہ مغفہ میں خاص مکان ولادت شریف میں منعقد تھی اور جس میں عظمت مہی نہ علیہ و آلہ وسلم کے تولد مذکور تھا وقت کچھ نوار و ماں بلند ہوئے میں نے جو یہ نظر تال دیکھی تو معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے اس طالع کے جو ایسی سترک محفول میں حاضر ہو کرتے ہیں امد وہ انوار تھے رحمت الہی کے۔ پس اے مسنون! تم کو پتا جائے کہ اس انجمن عالی میں بعد ادب مینور و خوب ذوق و شوق سے احسن حیر شمال سنو اور مہرین پر یہ بھی واجب ہے کہ درود شریف کی کثرت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت پر درود پڑھنے کا امر فرمایا جو اور حضرت سرور کائنات نے فرمایا ہے کہ جو میرے ذکر کو شکر درود دے بیجے وہ نیکل ہے اللہ تعالیٰ ^{صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْ مَسْجِدَہ} حدیث میں آیا ہے کہ اول ما خلق اللہ کو میری یہی سب مخلوق سے پہلے خدا نے میرے نور کو پیدا کیا۔ روایت ہے کہ درود عظیم وجود میں کر ستر بار بر کسی شخص میں مصروف رہا امد پھر اس سے طالع عرش و کرسی روح و تم لگان زمین جن و انس فرض جلد عام کا بدوہ سو ۱۰۱۰ ازل بعد حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور سے نورانی فرمائی گئی۔ جس نور کی تعلیم منعقد تھی جو رب العرش سے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدے کا حکم دیا اور یہی وہ گر نبی امانت تھی جس کے حمل سے پہاڑ اور زمین و آسمان و اجزائے کونیاں اور انسان کے جوہر بلند نے بسر و چشم کبریا علیا سے

سماں پر امنت نبواست کشتید قرط فال بنام من دیوانہ زوند

یہ نور رحمت ظہور پیشتبہ کے پاک سے ارحام طیبہ میں غفل کرتے رہا یہاں تک کہ عرب کی ولایت
افرائی منظور ہوئی اور یہ وہیست ہرست حضرت اسمیں سے نبی اسمیں کو درسی میل میں تفریق
کو اور قریش میں نبی دشتم کو اور نبی اہتم میں عبدالمطلب کو نصیب ہوئی حضرت کے والد ماجد
عبد اللہ عبدالمطلب کے بیٹے تھے یہ تو سب کو معلوم ہے کہ چار زمرہ حضرت اسمیل علیہ السلام
کی اہلیوں سے ٹھہریا تھا ایک مدت تو وہ کسوں پرستور رہا لیکن پھر ٹھیک در س کا نشت تک
باقی نہ رہا عبدالمطلب نے اس کسوں کی جگہ خوب میں ڈھکی اور اوروں کے اس کو بھڑکے میں
قریش مستطاد ہوئے اور مرن کی نوبت پہنچی مصداق چاہ کن را چاہ و پریش قریش اس سحر
میں مغلوب ہوئے اور عبدالمطلب غالب عبدالمطلب کے اس وقت ایک ہی بیٹا تھا جو
نے نذر کی کہ اگر پر دو نگار بھجکودش بیٹے عطا فرمائے اور چار زمرہ بھی بن جائے تو میں اپنا
ایک بیٹا قرانی کروں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے عبدالمطلب کا مطلب پور کر دیا کس
بیٹے بھی ہوئے اور چار زمرہ بھی درست ہو گئے اب انہوں نے ارادہ کیا کہ در پوری کریں
قرہ جو ڈال تو عہدہ کا نام نکلا عبدالمطلب من کو ذبح کرے لے چے چنگہ کر کے چہرہ میں
نور مسمی کی درخشانی تھی اس لئے سب کو ان کا ذبح ہونا نا پسند تھا قریش اونٹن
کے سر پر سے قرہ کے قربانی کر دی عبد اللہ کی شادی بی بی آمنہ سے ہوئی جو در س من
عبدانان کی بیٹی تھیں جس سال نور محمد صلی علیہ وسلم پر سے شغل ہو کر بطن مادر میں آیا قریش
صدہ قحط سے سینہ ریش تھے آپ کے تدویم ہمت نزدیکی برکت سے سبہ خوب برسا اور
ساری سرزمین عرب سرسبز اور شاہد ہو گئی حتی کہ دس برس کا نام قریش نے مسندہ اعظمی
والا بنھا ج رکھ یعنی نفع در خوشی کا سال آپ کی والدہ ماجدہ کو خواب میں آنحضرت
کی ورت باسعادت کی بشارت ہوئی اور بشارت دینے والے نے آپ کے واسطے نام
محمد بتایا بارہویں ربیع الاول کو پیر کے دن صبح صادق کے وقت حضرت سرور کائنات
موجودات نے اس عالم خاک کو پنہ وجود پا جو سے رشک افلاک بنایا سے
یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
ادافاک بچانے کی وہ دہیست
ہوئی پہلوئے آمنت سے جو یہ

بڑھامانہ ہو تھیں بر رحمت

چلے آتے تھے جس کی درجہ شہادت

دعائے خلیل اور نوہ مسیحا

وہ نبی رحمت لقب : نبیوال
 نصیبت میں غیروں کے کام نبیوال
 فقیروں کا لقب شعیبوں کا دوسے
 خط کا رسے درگزر کرتے والے
 افسانہ زہر و زہر کر سنے والے
 مراد میں غریبوں کی برائے والا
 وہ اپنے برائے کا غم کھانے والا
 یتیموں کا دانی مسلمانوں کا مولا
 بداندیش کے دل میں گھر کر بیٹا
 قبائل کا شہر و شکر کرتے والا

فائق اکبر محل جلا نے اس پر رنائل ہو شیخ و خیر واد ہر جائیں حضرت کے تو کدک
 وقت سے سورجیہ بظاہر فرماتے باد عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ حضرت
 یونس نے تو تار سے جھک کر زمین سے ایسے قریب ہو گئے تھے کہ گن ہو جاتا تھا کہ گر پڑیں گے۔
 اس میں یہ تھا کہ حضرت سرور کائنات کل انوار کے مرکز ہیں اور ہر شے اپنے مرکز کی طرف اٹل
 ہوئی ہے ملک فارس کے انتکندوں کی گنگہ ہزار برس سے اٹک رہی تھی بھگدلی
 اس میں یہ رزمی کہ دین سے آتش پرستی کی گرم بازاری نہ رہے گی وہ اپنے
 سادہ گویا میں یہ شاہ تھا کہ اب تب پرستی وہ بتیں دریا پر پانی چرھائے گا تا
 روئے زمین کے ستونہ سے سرگرم پڑے گا مطلب یہ تھا کہ آپ کی رسالت کو بت پرستی کا
 نہ کا ہوگا۔ تاہم وہ بات دایرہ کے محل میں زلزلہ پیدا ہو اور اس کے چودہ لاکھ برس
 فوت گئے تھے

مرکز گر پرستے وہ لکھو سے تھوڑی سی
 چنانچہ اتنی جگہ وہ محل جس کا نام طاق کسری ہے ہندو کے قریب خیر مدین کے دیر
 ہیں چنانچہ اس کے استیج وہاں جا کر تنگ اس معجزے کو دیکھتے ہیں اس میں یہ راز تھا کہ آپ کی
 نکت سے سیدان عرب کے قدم قہر ہم پر جم گئے اور شان بھگدلی حکومت کی بیہوش گئی
 چونکہ لکھو سے گرسے میں یہ سر قہر اس کے بعد چودہ بادشاہ اس زمانہ نوشہرہ دینی میں
 اور فرما روئی کریم گئے ہر مصر میض کا خزائن زبان عرب کامل ہو گا۔ آپ کے والد قہر
 شریعت سے پہلے وفات پا گئے تھے چھ برس کی عمر ہی کر اپنی والدہ ماجدہ سے رحلت کی
 ورجہ امجد عبد المطلب پر ورکش ظاہری کے منکشف ہوئے رجب بن اقدس آٹھ پر ہنچا وہ
 ہی ان سے اٹھ گئے پھر آپ کے علم بڑھ گیا ابو طالب نے سر پرستی اپنے ذمہ لی بارہ برس
 کی عمر میں ابو طالب کے ساتھ آپ ملک شام کو تشریف لے گئے رہتے ہیں ایک نصرانی ماہر نے

میں کا نام بخیر نقان ملاحتوں سے جو اس نے جس کتابوں میں دیکھی تھیں آپ کو پہچانا اور دست مبارک اپنا ہاتھ میں لے کر کہنے لگا کہ یہ ہے ملک سول رہنما العامیں ہیں آپ کے بزرگوں نے پوچھا تم نے کیسے جانا تو اس نے جواب دیا کہ جس وقت تم یہاں آئے میں نے دیکھا کہ تھر دھڑکنے لگا سجدہ کیا۔ ۲۵ برس کی عمر میں کھجور کے سفر سے حضرت خدیجہ الکبریٰ سے شادی کی اکتالیسویں سال حضرت جبریل وحی سے کر آپ کی خدمت میں آئے اور سو روئے انارز ہوئی جب اس شریف پچاس کا ہوا اسراج وقت ہوئی۔ ۷۰ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں قیام فرمایا چھ ماہ تک رہ کر مدینہ منورہ سے تشریف لے گئے۔ ۷۵ برس مدینہ منورہ آپ کے جہاں باکمال سے سفر و حضر فرمایا۔ ۸۰ برس میں ہجرت فرمایا شہر کربلا اور نورانیوں میں تلوار چھوٹی تین چار ذرا دو چار کے فرم ہوئے سے پہلے اور ایک کس کے بعد یہ اخیر حج تھوڑا اور اس کے نام سے تھوڑا ہے۔ خالق اکبر علم نہ لے لے آپ کو جہاں ظاہری میں کامل عطا فرمایا تھا ہے

دعائیوں میں مجھے ایسے کہ ختم مانجیا نہ ہو۔ مسنون میں مجھے ایسے کہ محبوب خدیجہ سے حلیہ شریف یہ ہے۔ قدس میرا۔ رنگ ہواں سرخ و سفید یا مکیلی و دست مبارک بڑا ہوا شریف سیاه و زمرد و کسی تھوڑا تھوڑا سے کبھی گردن تک در کبھی گالوں تک ہوا میں مانگ بگلی ہستی اور تیسرے رزق پڑنا۔ گوش حق زیور ستارہ پیشانی و زانی سادہ ہوا اور سٹے میں ایک باریک و نیدہ اور کسی قدر ایک دوسرے سے جدا دونوں ابروؤں کے پتوں میں رنگ اشقی حق جو غصہ کے وقت ابھرتی تھی چہ نہ ہیں بڑی پلید خوب سیاد و سپیدی میں مٹنی کے ڈھکے۔ مرقان طریقہ بڑی۔ رخسار منلی نرم اور پڑا گوشت لیکن نہ چوہے سے ہوسے بینی پاک باندہ اور روشن۔ دین مقدس بڑا مگر نہ ایسا فزٹ جو بد نما ہوتا۔ مبارک تاباں۔ کچھ کچھ جد۔ وقت بخیر یہ معلوم ہوتا تھا کہ دانتوں میں سے نہ نکلتا ہے اور بگاڑتا۔ تم بھی کیا سی جلا محسوس ہوتی۔ چہرہ نہ لانا نہ بالکل گوں۔ پیشانی خوب بھری ہوئی۔ اس کے منہ میں سینہ کو پڑ کر گئے۔ گردن نور معدن صاف و شفاف گویا سانچے میں داخل۔ دوش قدس پڑا گوشت باہم پیوستہ نہ تھے اُن کے چہاں میں جہر نبوت۔ دست حق پست۔ لائے ٹھیکیاں لبنی اور خوشنما تمام بدن کے جو خوب قوی اور مضبوط کھٹ دست کشادہ۔ ورنہایت نرم جلیں سپید خوشبو جن میں بالوں کا نام نہیں۔ سینہ منہ۔ گھنیزہ چوڑ۔ پنڈلیاں گول ہوا اور نصیب ورنہ بیکار ایک۔ کھٹ پاؤں کا کش آبرو سے سرمہ بڑا وشت۔ ورنہ میں خاص پاؤں کی ٹھیکیاں

مضبوط انگوشے کے پاس کی انگلی گھونٹنے سے بڑی جن خوش قسمت بزرگوں نے وہ حال
جہاں آجکے دن سب کی رائے اس پر متفق ہے کہ یہ پاکیزہ شکل ناپ سے پہلے انہی ناپ کے
بعد مزاج عالی میں غایت ست تھی۔ عین صاف ستھرے ریشے کو پسند فرمائے اور یہی کچھ
آدمی سے تاثر مل جوتے۔ جسم اطہر سے جوئے حال پرور کی جس رو سے آپ تشریف لے گئے خوشبو
ست تک باقی اور ۱۰ ماہ کے اندر اس کو معلوم ہو جانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تشریف لے گئے
رہیں۔ آپ کا سایہ تھا۔ سایہ تو جسم تیف کا ہوتا ہے آپ تو سر با نور تھے جو سایہ کس کا ہوتا؟
یہ تھی راجہ اس کا سایہ تھا کہ رنگ دہلی وں میں نہ تھا

حضرت کو جو وقت دکھتے مدد موت سے اس پر ہیبت طاری ہو جاتی مگر جب حضور
میں رستہ و رطف و ہزات دکھتے اس کا تاب آپ کی محبت سے ماہاں ہو جانا معجزات آپ کی
ذات بابرکات سے بہت صادر ہوئے چند یہاں تقریر کرتے ہیں جب آپ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی
حضرت ابو بکر صدیقؓ ہمہ ہرکاب تھے رستہ میں مرقد بن مالک کا ڈول کے پیچھے پہلے سوار تھے
کہا حضرت ابو بکرؓ نے دیکھ کر کہا کہ یا رسول اللہؐ کافران پیچھے آپ سے کا عذر دے کہ اللہ معا
اسے ابو بکرؓ پہنچ کر دیکھ رہا ہے ساتھ ہے ہر آپ نے یہ دعا فرمائی تو اس سرور کا ٹھوڑا
پہنچ گیا زمین میں دھس گیا۔ وہ دیکھ کر سے لگا کہ مجھ کو اس بار سے کات رہے ہیں جو کافران ہیں
دیکھا اس کو صاحبزادوں کا آپ نے دعا کی اس کا ٹھوڑا نکل آیا اور اس رستہ میں جو کافران کو ملا یہ
کہہ کر دھنٹا گیا کہ میں دیکھ کر آیا ہوں اور کھڑی نہیں گیا

دوسرا معجزہ۔ غزوہ بدر میں پانی بہت کم تھا اور پیاس کی شدت ہوئی حضرت کو پاس
ایک لوتے میں پانی تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا اور شکر خدا عز و جل سے عرض کیا کہ سوائے
اس لوتے کے پانی کے کوئی پانی نہ ہے کہ اور نہ وضو کرے کہ آپ نے دست مبارک
اس لوتے میں رکھ دیا اور آپ کی انگلیوں سے پانی جیشہ کی حرکت پہنے لگا۔ سب نے خوب پیا اور وضو
کیا۔ حضرت جابرؓ سے اس حدیث کے راوی میں تو وہ سن چکے کہ اس روز سب کئی آدمی ہاں
تھے اب وہ نہ تھا کہ گواہ آدمی تھے تو وہی سیراب دہاتے ہم سب پھر وہ سو آدمی تھے؟

تیسرا معجزہ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت کے عہد ایک مرتبہ ایک کھلے میدان
میں منزل ہوئی آپ تھکے حاجت کے واسطے تشریف لے گئے اتفاقاً وہاں کچھ گڑہ تھی میدان
کے کنارے پر درود و درابت دو درخت تھے آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ایک درخت کی شاخ

پھر فرمایا اِنْعِیَادِیْ عَلٰی یَا ذٰلِیْنَ اللّٰہِ یعنی خدا کے حکم کے میرے ساتھ جلا آؤ وہ درخت سے چڑھ کر آپ کے ساتھ ہولیا جیسے کوئی اونٹ کی ٹکیں پکڑے گا آپ سے دوسرے درخت کی طرف قدم رنجہ فرمایا اور اُس کو بھی وہی رشتہ دیکھا وہ بھی ہلکا ہولیا جب یہ میدان میں آئے آپ نے حکم دیا کہ خدا کے حکمت، دونوں بھاؤ دونوں مل گئے۔ اُن کی آغوش میں آپ نے امانت حاصل کی پھر وہ دونوں اُنک اللہ مل گئے۔

چوتھا منبر حضرت سلیم بن اکرمؑ کے یادوں میں زخم کا نشان تھا کسی نے جو چھایا ہے؟ آج
کہا نہ میسر لائی میں میرے زخم کا تھا اسے دیکھ کر ساتھ لوں نے کہا کہ بس ہر دن نہ بچیں گے
میں حضور نبویؐ میں حاضر ہوا دواپ نے تین بار عاب دین اُس میں والد یا اور سب شکایت
جاتی رہی۔

پانچ سو سال پہلے ہو کر یہ منہ بکتے ہیں کہ میری والدہ مشرف تھیں اور میں ہیضہ اسلام
ماننے کو سٹے اُن سے کہا کرتا تھا ایک دن میں نے ان کو دعوت اسلام کی انہوں نے حضرت
کشان میں کچھ کلمات کر وہ استمال کئے میں مدنا ہو در قدس پر حاضر ہو اور گناہ ارش کی کر
یا رسول اللہ میری ماں کے لیے دعا ہے ہدایت لہا ہے اپنے لایا بلویم اهدام ابی صر و ذکر
سے اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دی۔ میں بھی دعا سے خوش ہو کر چلتا ہوں گھر کے دروازہ پر جو
چٹنچٹا تو دروازہ بند۔ میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہستہ شکو کہا کہ ابوہریرہؓ وہیں کھڑے جو
میں کھڑ ہو گیا اور پانی کے گرنے کی آواز سنی والدہ بہا کر وہ کہنے پر پتھر کو اڑھوئے ہیں اور
ایسے بہہ کر دو پٹا بھی نہ اڑھو اور دروازہ کھولا اور عجیب کہنے میں آئیں اَشْهَدُ اَنْ لَا
اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُهُ میں نے کہا آپ کو خوشخبری سنئے واللہ
اور جو حق خوشی سے میرے انوجا رہی تھے۔ آپ نے مسکرا کر دیکھ لیا اور کلمات خیر فرمائے:

پنٹا مجموعہ ایک شخص آپ کا منی تقاضاست اعلیٰ سے مترجم ہو گیا اور شرکوں میں عطا آپ نے
 مسکندرا زمین اُس کو دی گئی۔ حضرت ابو علیؑ کہتے ہیں کہ تقاضا میرا گذر اُس سرزمین پر ہوا جہاں
 مرتضیٰ یاد رکھتا ہوں کہ اُس کی لاش دہریڑی ہے میں نے پوچھا تو گوس نے کہا کہ ہم نے بہت دفعہ
 دفن کیا مین اُس کو قبول ہی نہیں کرتی۔

سناؤ اس معجزہ۔ حضرت طاہرہ سے روایت ہے کہ آپ خطہ فرطی کے وقت ایک چربی ستون سے ٹکیہ لگا کر کھڑے ہو کر تھے جب منبر تیار ہوا اور آپ نے اس پر بیستادہ ہو کر خطبہ رشتہ فرطی

تو وہ لکڑی کا ستون سے ملے چھنے لگے کہ گھٹن ہوتا تھا شتر جو چائے گا آپ میرے ترے اور میں کو
پکڑ کر بیٹھا یا تب وہ چپ ہو اور ایسی سسکیں بھرنے لگا جیسے کسی بچے کو رونے سے چپ
کرتے ہیں اور وہ سسکتا ہے، حضرت کا رٹنے کہہ سکتے کہ وہ اس بیان کے شوق میں رویا جا آپ کے
سنا کر ناقہ

آنکھوں مجھ۔ صحت و بکرمے، ریت آئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری ریت کے لوگ
ایک وسیع زمین پر آباد ہوں گے جس کا نام بصرہ ہے، اس دنیا کے کنا سے ہر مس کا نام و جذبہ دنیا
پر نہیں ہوگا وار آبادی بکثرت ہوگی اور وہ شہر بھلا ان شہروں کے ہوگا جو مسلمان آباد کرنے کے آخر
مے میں قنطرہ نام قوم ترک کی آبادی کے نہ ہونے اور انھیں چھوٹی سب سے ہوگی
اور لب دریا ترے گی ان شہر کے تین حصے ہو جائیں گے۔ ایک حصہ جان بچانے کو جس کے گا
ورنگل میں چاک ہوگا دوسرا فرقہ امن لے گا وہی قتل ہوگا تیسرے فرقے کے آدمی اپنے
ہل دیں گی حفاظت کئے لڑینگے وہ شہید ہیں سبھن اہل یشیہ کوئی ہماری ستم فرستیں
کی کیسی بھی ہونی۔ وجد کے کنا سے پر خلف سے جا یہ لے متصل بصرہ شہر تیرا آباد کیا، اس کی
رونق و آبادی عروج کس پہنچی آپ ان اوقات کے چھ سو چالیس برس بعد تاراجی ترکوں
نے ہلاک و خاک و غمی میں بعد وہ تہہ تہہ کیا، بڑے بڑے عمار و خلیفہ مستعصم باللہ اس لیکر باہر
نکلے تاراجوں نے سب کو ذبح کر ڈالا ہزاروں مسلمان و کشمیریہ مرنے بہت سے بیچارے جان
بچا کر بھاگے خدا ہائے غربت اور پریشانی میں کس مصیبت میں بیچارے مرے۔ حضرت کی ذات
بابرکات جامع سبع صفات و کمالات تھی۔ خالق عالم جل جلالہ نے کلام پاک میں فرمایا ہے۔
انہی بعض خلق عظیم اے محمد مہد رافلق بہت بڑا ہے۔ آپ کے سوا اور عفو کا یہ عام تھا کہ
جب جنگ حد میں مشرکین سے لڑائی ہوئی تو آپ کا بچے کا ایک دانت پتھر کے صدر سے شہید
ہو گیا، سر گھنٹیہ، سرار میں ایک زخم لگا اور چہرہ مبارک پر خون بہنے لگا۔ اصحاب سے جو بڑے جنگ
دیکھا ان کو بہت شاق ہوا اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ان کافروں کے حق میں دعا ہر
درائے آپ نے جواب دیا کہ میں بدو خاک کرنے کے واسطے میں بھی گیا ہوں خدا نے مجھ کو اپنے
مخلوق کے بیٹے رحمت بنا کر بھیجا ہے پھر ان کافروں کے حق میں یہ دعا زبان حق ترجمان پر جاری
ہوئی لہذا اھل قومی فاعلمون یعلمون۔ یعنی اسے خدا ہی تو م کو بہت دیکھ دے جانتے
ہیں ہیں اللہ اللہ یہ جلدی حوصلہ کفار کی وہ شقاوت اور آپ کی یہ شفقت، بھلے نے رحمت

پہنچی آپ نے دعائے خیر سے "ن کو یاد کیا اور پھر اس لطف سے کہ قومی کنگرا میں ہار گاہ الہی "ن کی طرف سے خدا خود ہی بھی کر دی کہ وہ یہ جہالت اس لئے کرتے ہیں کہ میرا مرتبہ نہیں سمجھتے ہیں۔ سہ

ما یسکن الشنا وک کان حقہ بعد از حساب ایک قوی قصہ مخففہ
خود سخاوت کا یہ حال کہ حضرت بابائیں عبدالہدایت کرتے ہیں کہ آپ نے کبھی سوال
کے جواب میں نہیں فرمایا، ایک مرتبہ نوے ہزار روپے آپ کو دیے "ن سے "ن کو آپ نے ہاتھ شریع
کیا جو سامنے آیا "ن کو عطا فرماتے گئے۔ یہاں تک کہ سب کی وقت بانٹ دینے۔ سہ
بروئے زندہ کف خجالت بعد از کف تو جسہ موانع

شجاعت و ہمدردی کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت علیؑ تیر خدا فرماتے ہیں کہ جب روائی کا ستر
حرم ہوتا تھا تو آنحضرتؐ سے آگے ہوتے تھے ایک شب حدیث داؤں کو کچھ نوٹ پڑا اور
آدمی ہر دوڑے کہ دیکھیں کیا ہے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ آپؐ سب چھ مقام فطرانک پر
س شان سے پہنچ گئے تھے کہ بوطحہ کے گھوڑے کی گچی پیٹ پر سوار تھے ورنہ رشتہ سے
آویزاں تھے۔ "ن لوگوں کو آپؐ یہ فرما کر تسلی دینے گئے۔ وہ تراغواست بھر دے
رحمت ہیجا وقت صوت ادا کو جس ماہ شبابت مؤ

یہاں کا یہ نقشہ کہ اگر کوئی شخص بڑا دھڑکتا اور آپؐ اس کو سختے تو یسیت فرماتے کی وقت
اس آدمی کا نام نہ دیتے بلکہ یوں فرماتے کہ "وگوں کو یہ ہو گیا ہے جو ایسے بڑی کام کہتے ہیں۔ حق خدا
پر عنایت و شفقت کا یہ حال تھا کہ آپؐ کی رافت و ہمدانی اپنے بندوں کے حال پر ملاحظہ فرما کر
خود خدا تعالیٰ نے اپنے دو نام نامی آپؐ کو بظہر خطاب عطا فرمائے یعنی و یا المؤمنین اذق
شرحیم دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَا زَمَّنَا لَكَ اَلَا رَحْمَةً لِّاَعْلَیٰ وَبِیْنِیْ۔ "س رحمت پر روح
فدا ہو جس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر بھی اگلی امتوں کے گنہگاروں کی طرح عذاب
نازل نہیں فرمایا اور منافق بد مشرت کفبت قہر سے بچے رہے آپؐ کے پاس بیٹھنے والے سب بھی
خیال کرتے کہ سب تو زیادہ فطر عایت بھی پر ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں کھڑکی
کی طرف سے اٹھ رہا تھا کہ آپؐ کی خدمت کرتا رہا کبھی آپؐ نے بولیں نہیں کہا۔ اگر میں نے
کوئی کام کہا تو یہ نہ فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کیا تو نہ پوچھا کہ کیوں یہ کام نہیں کیا۔ اگر نازیں کسی
بچے کے رونے کی آواز گوش ہر رک میں جاتی تو غایت لطف سے آپؐ نہ جلد ختم فرمادیتے تھے

میں بچے کے مرنے کی تکلیف دینی چاہی۔ مگر یہاں سے آپ نے کہا کہ میں اس کی طرف
 بھٹکا دیتے اور جب تک وہ خوب نہ پانی پیتی آپ برتن بھٹکائے رکھتے۔ عہد کی استقامت اور
 وفاداری اس قدر تھی کہ ایک یہودی کا قرض آپ کے ذمہ تھا ایک دن میں سے تھا منگیا۔
 آپ نے فرمایا کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں ہے میں نے کہا کہ اسے محمد میں تم کو یہاں سے
 پہلے نہ ملے دو گھر آحضرت علیؓ مد علیہ السلام نے فرمایا، چھ میں تھا اسے پاس بیٹھا جاں ہوا
 یہ کہہ کر آپ اس بیٹھے اور بل غوں وقت سے لے کر آپ سے پہلے ہی صحابی میں یہودی کو کڑا
 ورد دھکا دے گئے۔ آخر آپ کو عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ کہ یہودی آپ کو روکے بیٹھا
 ہے آپ نے فرمایا کہ خدا سے مجھ کو مدد ملے گی۔ جب دن چڑھا تو وہ یہودی
 کھڑا ہوا حکم سلمان ہو گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ گیت، فی میں نے سو سٹے کی کہ دیکھوں تو سنا
 میں جو صفت بنی خرازاں کی ہے آپ میں پانی جالی بنے یا نہیں ہے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ بیشک
 آپ بچے ہی ہیں۔ وہ یہودی بڑا مہار تھا اپنا سب دل ذکر آپ کی خدمت میں پیش کیا کہ میں کو
 راہ خدا میں صرف کر دیکھئے، آپ کو حضرت خلیفہ نے دورہ پایا تھا۔ جب کہیں وہ تیس تو آپ نے
 چار بھی دیتے کہ وہ میں پر بیٹھ جائیں۔ حضرت خدیجہؓ آپ کی بیوی تھیں مگر چہ ان کا انتقال
 ہو گیا لیکن جب آپ کے پاس سر یہ تھا تو آپ وہ بیٹھے فلاں عورت کے گھر سے آؤ خدیجہؓ
 سے اور اس سے محبت تھی۔ جب حضرت خدیجہؓ کوئی شے دلی دوست خانہ پر نکلتی تو آپ
 بڑی خوش و نرمی سے میں کا حال پوچھتے۔

تکلیف و وقار ایسا کہ آپ کہیں قبضہ نہ کرتے صرف ہتھ فرماتے اکثر سکوت میں رہتے اور
 بے ضرورت کام نہ فرماتے مجلس ہمایوں میں آؤ نہ ہند کوئی بات نہ کرتا حاضرین اس طرح سکت
 بیٹھتے جیسے ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں۔

پچھلے زمانہ کی کیفیت تھی کہ اگر چہ خیر زمانے میں آپ مجاز دور گھر ملک عرب و عراق
 و شام کے سرحدی ملکوں کے بادشاہ تھے لیکن حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ آپ نے
 کسی دور میں برابر جو کہ رومی بھی بیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دین سے رجعت کر گئے
 اکثر ایسا ہوتا کہ ایک ایک جیسے گھر میں جو مے میں آگ نہ جلتی اور مع اہل و عیال کے صرف
 سوکھی کھجوروں پر قیامت فرماتے آپ اپنا ہوتا اپنے ہاتھ سے گانٹھ لیتے پھٹے پڑے کپڑے
 سی لیتے غرض پنا اکثر کام خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے اور فرماتے تھے کہ اپنا کام اپنے آپ

کرنا چاہئے کسی دوسرے کے مدد کو محتاج نہ بھی رہے کہ سوس کے ٹکڑے کی برابر اس سے مدد مانگے ایک دفعہ سفر میں آئے بکری بیچ کر بڑے کا حکم دیا ایک نے کہا بیچ میں کروں گا دوسرا بولا لکھار میں تارونیکا سے سرسے کہا میں بچاؤ لگا آپ نے فرما دیا کہ میں دوسرا گاؤں گیا کہہ کہ حضرت آپ کی طرف سے میرے آئیں گے آپ نے فرمایا: ہاں جیسے ممکن ہیں نہیں چاہتا کہ اپنے آپ کو سب یاروں سے ممتاز بنائوں خدا اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ کہہ کہ آپ لکھاریاں اپنے لشکر میں لے گئے حضرت ابو طلحہ کہتے ہیں کہ بتاؤ مجھے میں نے فقر و غنا کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھل کر دکھاؤ کہ ایک ایک شخص ہم سب کے پیٹ سے ہاتھ بڑھا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا شکم مبارک دکھا یا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ روحی غذا کی یہ رسول تو اصرار تھا کہ آپ کے مرتبہ میں ایسا تھا کہ جس میں جہاں گدال ملتی بیچ دیتے تھے اہل غفل کے زانو سے اپنا۔ ان لوگوں کے زبڑ جاتے مگر صحت آپ کی تشہید کو اٹھ کھڑے ہوتے تو آپ ان کو منع فرما دیتے کوئی مسکین بیمار ہوتا تو آپ اس کی عیادت کو شریعت نبی جاتے اگر کوئی غلام بھی دعوت کرتا تو آپ قبول فرما لیتے۔ آپ کی شان جلال دیکھ کر کئی آدمی مخالفت کر جاتے تو آپ ان کی یوں تسکین فرماتے کہ میں کوئی۔ دشاہ تھا۔ میں ہوں قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں تم مطمئن رہو،

امانت آپ میں ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں آپ کی امانت کی مدح فرماتا ہے مطاع لشعرا میں۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہر جہاں آپ کے سخت دشمن تھے مگر جب کوئی ان سے آپ کی نسبت سوال کرتا تو یہی کہتے کہ چاہے کچھ ہو آپ میں دیتے تو ضرور ہیں جب پکا فرمان ہر قتل یا دشاہ قسط علیہ کے پاس پہنچا تو اس سے اس دربار کو حکم دیا کہ دیکھو آج کل ہمارے شہر میں عرب بھی ہیں یہ نہیں اگر ہوں تو میرے سامنے لاؤ تاکہ ان سے آپ کے حالات دریافت کر دوں۔ اتفاقاً قریش کا ایک کارواں وہاں گیا ہوا تھا۔ ابو سفیان ثقفی سالار تھے۔ باوجود اس کے ان سے پوچھا کہ یہ نبی کبھی جھوٹ بھی دیتے ہیں تو بوسنیان نے ہاں جود کافر ہونے کے باوجود آپ سے جنگ کبھی غایت نہیں کی اور نہ کبھی جھوٹ دیتے ہیں۔

حق عبودہ گر حذر بیان محمد است
آرے کلام حق زبان محمد است
آپ سب کا خوف اس قدر تھا کہ شب کو نماز میں یہاں تک قیام فرماتے کہ پائے سب کے دم سر جلتے آپ کی یہ جفاکشی دیکھ کر کسی بیٹے نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے تو گلے پچھے سب گناہ

مَرْحَبَا سَيِّدِ مَدَنِي الْعَرَبِي

رشتِ اہل سے جاں لب پہ تھی نمانوں کی
سائنسِ کردوسی باقی تھی گرس جانوں کی
نکاحِ باندھی گئی گدی کے فرمانوں کی
مشریح کی مذہبِ اہلبیہ کے عنوانوں کی
دل و جاں بادِ فدایت چہ لبِ خوش بقی
منہ کو کھولے ہوئے امیدِ شفاعت آئی
جس سے ابراہیوں کو دانش و حکمت آئی
غل جو اہمت و رافت کی بظارت آئی
نورِ کوثری ہی نسبت سے کرامت آئی
دل و جاں بادِ فدایت چہ لبِ خوش بقی
آپ کی قبرِ نبوت ہے دیملِ ثروت
آپ سے علمِ ناسوت کو ہے سعادت
کہنہ توڑوں کو دیا آپ نے درسِ افیت
آپ کا حسن ہے منظورِ نگاہِ قدرت
دل و جاں بادِ فدایت چہ لبِ خوش بقی
مصیبت کا ہر اہمیرِ قہرِ ادا ہونگے
خوشہ دل میں ترپتے ہوئے ادا ہونگے
الفرغ اپنے ہی افعال سے نماں ہوں گے
ہر سداں کے گز قابلِ غمراں ہوں گے
دل و جاں بادِ فدایت چہ لبِ خوش بقی

خالقِ نزار جو دیکھی بہت انسانوں کی
ہر وقت موت تھی، میدوں کی امانوں کی
داد دی رحمتِ موفور سے حسراتوں کی
بانٹی آپ سے تاویب کی دیوانوں کی
مرحبا سیدِ مَدَنِي الْعَرَبِي
جب ترا نام پہ عرش سے رحمت آئی
قلب پر ترے وہ توفیق و بیت آئی
وہ ہیں جب تری تلقینِ فصاحت آئی
مرورِ امانات تجھے کسوتِ عزت آئی
مرحبا سیدِ مَدَنِي الْعَرَبِي
بانٹی آپ کی بخت ہے فدِ چہ امت
آپ کے فیضِ قدم سے ہے جہن کو زینت
آپ سے حق کو خالق کی بتائی وحدت
آپ کی خانِ رسالت ہے لبِ با شوکت
مرحبا سیدِ مَدَنِي الْعَرَبِي
حشر میں جب عرقِ شرم سے طوفاں ہونگے
داغِ سینے کے چراغِ تہِ داں ہوں گے
سینہ کو ہاں کئی ہونگے کئی گریاں ہونگے
اے عزیزِ آپ! واں مالکِ احساں ہونگے
مرحبا سیدِ مَدَنِي الْعَرَبِي

اسوۂ حسنہ

۱۔ جنابِ رسالہ ولی مافلاہ میں تیسرا نمبر

محترم دوستوں!۔ تمکینِ بیت کا خدا تعالیٰ جو قرآن میں نے خلق و آثار کا

مجاہد و مددگار ہے تو حضورِ نور میں شریعتِ اسلامیہ کے خلاق و مددگار ہے
اس کی نسبت اللہ جل جلالہ عظیم فرما چکا ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ حضورِ نور کی ذاتِ جمیع
صفاتِ انسانی تہذیب و توصیف سے بلند معنی ہے لیکن بغیر اسے تقدیر میں رکھتی و رسول
اللہ سوۂ حسنۃ لمن کان یرجوہ لاخود و کسر اللہ تبارک۔ ایسے آدمیوں کو ہرگز
پچھ بندہ نہ دیتی ہو جس میں حضور کے اسوۂ حسنہ سے کلامی و اس کے مطابق عمل میں ہونے کی
سمت ضرورت ہو اس لیے حضور پر نور کے حالاتِ مقدسہ کے بعض جزئیات زیب قرطاس کیے جاتے ہیں
بچپن

یوم ولادت با سعادت سے تا وقتِ وفات ہی ہر مہر میں اللہ علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک
لحظہ اپنے ذمہ عقیدہ و پرہیزگارہ صاحبِ مہر پر شکر رکھتا ہے۔ چھپ چھپ کیے بغیر یہ بات باپ کا سایہ
میں سے اُتر پڑتا ہے۔ ان حالات میں بچہ روزِ تقی گزرتا ہے وہ بچہ بڑا ہو جاتا ہے جو فطرت
ماریہ کے دامن تربیت میں مکرم چون سے تواریخ پذیر ہوتے ہیں لیکن میں حضورِ مہرِ امامِ مہرِ مہر
کو اس طرح ہر گز نہ بچوں، صانعِ عدل نے اپنے ساتھ باندھ دیا ہے۔

شہاب

ایسے ترازو بچے کے شہاب کو جس نے کسی پہل نصب تو دیکھا اور ہمدردی میں چھوٹا ہو گیا نہ
دیکھی ہو وہ تو کیجئے کہ کس قدر مطلق انسان سنا چاہے تاکہ ان حضور کا شہاب اس میں نہ کسی
تا عزم کی طرہ نظر نہیں تو رک۔

امانت دہی

امانت دہی میں تو حضور سے پاس آکر میرے حال ہے۔ میں اللہ یا مگر وہ تو دلا دلا
ہاں اہلہا میں دھچکی کہ حضور کی قوم سے حضور کو الامین کا لقب دینا کی تعارف میں عزت سے
حضور گزار جاتے تو گناہ دہی میں جہاں الامین کے نمبر سے بند کرتے امانت دہی کی شان حضور کے
حیاتِ مقدسہ کے کسی ایک خاص نکتے سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تار و تار اور درجہ درجہ جاتی ہے۔

امین کا لقب تو حضور سنے بچپن ہی میں حاصل کر لیا تھا۔ اب بعد کے واقعات ملاحظہ فرمائیے :-
اعلان وحدانیت اور ہشتبار رسالت نے حضور کے خلائق تمام عرب کو براہِ خشک روایا جو حضور کی ذات مقدسہ پر چار جانبہ دنیاوی خطرات میں محصور ہے :-

سروان قوم خون کے پیاسے ہو رہی ہیں حضور انور کے قتل کے منہ ہشتبار دہریہ لگائے غرض
حضور کی پاک زندگی حافیِ قدشات سے لبریز ہو رہی ہے ایمانے ربانی مکہ سے ہجرت کی لیا۔ یہی ہو
کہا کوئی خیال کر سکتا ہے کہ ایسے نازک ترین وقت میں جب کہ ہزاروں ترددات لاکھوں تفکرات حضور
کے گرد و پیش ہو چکے حضور کو اوائے امت کی فکر انگیز ہوگی؟ اہل مکتبہ بھی حضور کو گلوں کی امانت
کی طرف سے بیکھرنا تھے جس شب میں حضور نے مکہ کو غیرِ مذکور حضرت علی کہم اللہ وجہہ کو خاص طور پر
تاکید کر دی کہ لوگوں کی باتوں کو قیادے کے ساتھ داکر بنا حضور کا ارشاد ہے : لا یمان من لا آمان
لہ ولا دین لمن لا عہد لہ

مستقل مزاجی

رسولت کی حالت کا ایک مشق نقشہ پیش نظر کہہ بیٹھے جس وقت کہ نہ صرف حضور کی قوم ہی
بلکہ حضور کا خاندان بھی حضور کا دشمن ہاں بنا ہوا تھا اور غور کیجئے کہ اس درجہ شدید میں منصب رسالت
کے فرائض کا ہم دینا کیسے کچھ دشوار تھا مگر کون کہہ سکتا ہے کہ حضور نے اپنے کار منصبی کی
ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی کی؟ کون کہہ سکتا ہو کہ اہم سے اہم حضرات کو ابھیکر اہل حضور کے ابروؤں
پر آیا؟ اہل ملک مقدم ہو کر دھکیل دے ہو گئے۔ رہا یہ تو متعلق ہو کر دھاوا ڈال رہے ہیں حضور کے
ایک اور صفت ایک پشت پناہ و طالب عامِ ہدایت یعنی الفت سے مراد ہو کہ حضور کے کہ ہے
ہیں بیابانِ قحط و موشِ رعبوت پرستی کا رو نہ کیا کرو ورنہ یہی بھی تمہاری پیدمزدگر سکون کا -
بھتیجے تو ہے آپ کو ور بھگو بھی لے اور مجبور وہ توجہ نہ ڈال کہ جس کی تمل میری ضیعت بڑیا نہیں؟
کیا یکہ ذنبہا متنی اوطالب کی حوصلہ شکن تیں حضور کے زبردست ارادہ میں کسی قسم کا صفت
پیدا کر سکتیں؟ افسانہ و کلام مطلق نہیں حضور نے اپنے قادر و توانا خدا پر بھروسہ کر کے اوطالب کو فنا
جواب دیدیہ سے بچا۔ مگر یہ لوگ سورن کو میرے دہنے ڈھ پر رکھیں در چاند کو امیں اچھے پرتب
بھی میں چنے کام سے نہ بھڑوں گا و رخصائے پاک کے حکم میں سے یکہ حرف بھی کم و بیش نہ کروں گا
خدا و اس کو شش ماہ میری جان بھی مانی رہے :-

کیا یہ بعض نہ مانی تیں عیسٰی بنکوکبھی علی جاہ نصیب نہیں ہو نہیں برگر نہیں۔ یہ وہ افسانہ

ورقہ فی الفا تھے باکلی صورت میں جلوہ گر ہوئے اور پوری کن بان کے ساتھ چہرہ گر ہوئے۔
 کوس نہیں پانتا کہ بہت تک شرق سے غرب اور جنوب سے شمال تک حقانیت کا ڈھکا نہیں
 نہ یہ حضورؐ خوش نہیں ہوئے وہاں کہ اس مفہم اثن کا کام کی انجام دہی میں وہ وہ مشکلات
 حضورؐ سے بہت کس جوفہ سے ازل وقت شری ہے۔

رحم و کرم

سرا رحم و رافت تھے جسم فیرو بہ کنتی بد شک تھا وجود پاک منبع خیر و برکت کا
 حضورؐ کے رحم و کرم کا کیا کہنا۔ ایک بچہ نہ پیدائے تھا جو سرفقت جوش مار تا رہتا تھا۔
 کسی انسان کی طبیعت کا صحیح اندازہ ہر وقت ممکن نہیں وہ خاص خاص وقتوں اور خاص
 حالتوں ہی میں پرکھا جاسکتا ہے کسی کے رحم و کرم کا اصل حال بھی وقت دریافت کیا جاسکتا ہے جب
 اسکا دشمن اس کے قابو میں رہ رہ دشمن میں سے دشمنی کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا ہو۔
 نور کرد حضورؐ کا دشمن ان لوگوں سے بڑھ کر اور کون ہو گا جن کی انتہائی عداوت و شقاوت کی
 اس میں شامل یہ ہے کہ ان ہی لوگوں نے حضورؐ کو ترک وطن پر مجبور کیا تھا کہ حضورؐ نے آسانی سے
 اپنے آباء کی مسکن کو ترک کر دیا، کیا حضورؐ کو اپنے موروثی وطن کی بہت دشمنی، ضرورتی سوچوں
 وقت کو جب حضورؐ کو خبر ہو کہ کبکرمی حیدر ہوئے تو باد بار ما را کو کہتے لند کو بچتے جاتے تھے۔
 اور مدد کر کہتے تھے کہ اسے غانا، غذا ہم تک پہنچانے آپ نہیں چھوڑتے ہیں۔ بلکہ دشمنی کے نام کو ایسا
 کہتے پر مجبور کر دیا ہے۔

اب دیکھ کر یہی لوگ مجروحہ حضورؐ کی خدمت میں لائے جاتے ہیں تو ان کے ساتھ کبھی سڑک
 جاتا ہے۔

حضورؐ انور اسی شہر کہیں جہاں سے کبھی پوشیدہ طور پر عفت ایک رفیق حال نثار کو میکہ
 ہجرت فرما گئے تھے نہ تنہا دشواری اور شاد رہے جب وہ ہر کے ساتھ دخل جیتے ہیں وہاں
 دو لوگ جنہوں نے حضورؐ کی ذات مقدس و حضورؐ کے اعزاء و جناب پر ایسے ایسے مظالم کو ڈھکے تھے
 جن کے تصور سے ہر کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں دست بستہ در باد حالت میں حاضر کیے جاتے
 ہیں کین سندن سے کیا برآؤ کرتے ہیں؟ مدافعت فرماتے ہیں کہ۔ یا معتز قرمق صارتون
 ائی خدا علیٰ خیکہ۔ وہ شرم و ندامت سے عرق عرق ہو جاتے ہیں مایوں بھوک و غم و ہراس سے
 لرز کر ان جان کے طالب ہوتے ہیں۔ اس یہ حضورؐ کا دیا سے رحمت جوش پر آتا ہو وہاں تک

فرماتے ہیں: تم میرے بھائی ہو اور میں تم سے وہی کہتا ہوں جو رسولِ طیبہ السلام نے اپنے بھائی سے کہا:

عائذ میں نے تم سب کو چھوڑ دیا، تم سب معاف، تم پانچ کوئی گناہ نہیں، یہ بلکہ حضور نے اپنے تمام لشکر میں منادی کر دی: تم میں سے کسی کو بھی حلال نہیں، ہر گز آج مکہ میں قتل کے لئے ہتھیار اٹھائے۔

عفو و درگزر

مردانِ مکہ کے ساتھ حضور کا وہ سلوک جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے عداوت، رحم و کرم کے عفو و درگزر کا بھی مثیل ندارد۔ یہ تاہم ایسے دوسرے واقعات بھی کم نہیں جن میں سے بعض میں مکہ والوں کی طرف سے ایسا ہوا جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل طائفیت کی بدینت کو تشریف لے کر طائف والے حضور کے ساتھ نہایت بد سلوکی سے پیش آئے اور غلاموں اور لڑکوں اور بد سائنوں کو بہرہ دیا کہ حضور کو کالیعت پہنچائیں اور حضور پر معصومہ آرائیں، ان بجاہلوں نے ایک دفعہ حضور پر کچھ اور چھری کی، سچہ بارش کی کہ حضور کو ایک احاطہ میں پناہ لینی پڑی، ان کشتہ یروں نے حضور پر اس شدت سے چھریاں مارے کہ جسم مبارک بوہان ہو گیا۔ اور غلیظ مبارک خون کے سبب ہائے اقدس میں چھٹ گئی، انہیں بانیانِ ظلم کے ذلیل ایک دفعہ حضور کو اس قدر چوٹ آئی جس کے صدر سے حضور بے ہوش ہو گئے۔

مقامِ فور ہے کہ جب انہیں ظالموں کی نسبت ملکِ الحیمل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اجازت ہو تو ان کے اوپر پہاڑ دے چٹکوں اور یہ اسی کے اندر سیکر بچائیں، مگر وہ اسے شانِ عفو و درگزر کہ حضور نے تقاضا کیا نہ کیا اور فرمایا میں نہیں چاہتا۔ کیونکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آئندہ نسلوں میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہوں گے، اسی طرح جنگِ احد میں شقیوں نے حضور کے دندانِ مبارک کو شبیہ کر دیا جس سے دلدلِ گلابی بنی تو کمالِ صبر ہوا، حضور سے عرض کیا کہ حضور ان ظالموں کے حق میں دعا ہے، جفرائیں تو حضور ان ظالموں کے حق میں دعا ہے، جفرائیں تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ میں بد دعا کرنے سے دنیا پر بیوقوف نہیں ہوا ہوں، بلکہ رحمت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں میرا کام حق کی طرف بلانا ہے نہ کہ بد دعا کرنا بعد ازاں دستِ حق پرست کو بلند کر کے یہ دعا فرمائی کہ اللہم اھد قومی فانھم کایلعون۔
روحِ جہیں پہ سنگ لگا بد دعا نہ کی بیگانوں کے گھر سے زباں نہ نکلی

منہجہ بالا واقعات کی نسبت ایک خفا کہہ سکتا ہے کہ ہادی النظر میں تو حضرت مظلوم و
مجبور تھے۔ و در ضمن غائب اور ایسی حالت میں کہ وہ کسی کو خبر نہ مل سکتا تھا۔ انان غلو و درگزر نہ
کر چکا ہو کیا کریگا لہذا اس کی لب بندگی کے لئے راقہ ذیل درج کیا جاتا ہے۔

قبیلہ نطنج کے محلے کے زمانہ میں ایک روز بارش ہوئی اور حضور کے کپڑے پانی سے
سخت ہو گئے حضور نے تکیا پہ ایک دوخت پر ٹکا دیا اور خود بھی اسی دوخت کے سایہ میں
بیٹ رہے۔ و مشورے جو قبیلہ نطنج کا سردار اور حضور کا ہائی و متن تھا دیکھا کہ حضور کی تلوار
پر تک رہی ہے اور حضور و مٹھن بیٹے ہوئے ہیں چپکایا اور دوخت سے تلوار اٹھا کر حضور کے سر
کھرا ہو گیا اور کچھ لگا کر ہتھکڑی میں ایسے حضور نے جواب دیا "اے اللہ! اس مجرہ بھیا جو اپنے
س پر پائش ڈالا کہ اس کے اقد سے تلوار گر پڑی۔ حضور نے تلوار اٹھا کر فرمایا اب بتا چھے کون
بھا سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا کوئی نہیں۔ میں حضور کو رحم کیا اور اس کو تھن سمات کر دیا۔
حضور کے اس غلو و درگزر کو دیکھ کر اس نے فرمایا "اسلام قبول کر لیا۔"

عدل و انصاف

۱۷ جو اسدہ رحمہ و رحمہ و رحمہ و رحمہ کے جس کا ذکر وہ کیا گیا جب عدل و انصاف کا موقع
آتا تو حضور کسی کی مدد و حمایت فرماتے۔ اور حق یہ ہے کہ حضور جیسے عظیم و کریم انسان کے لئے یہی
زیادت کیونکہ ظالموں اور جاہلوں کو حق کے عمل پر کاہ و دباؤ بھی تو مظلوموں و مجبوروں پر رحم
کرنا ہے ہر حال حضور کی معدلت گسری اور انصاف پسندی کی چند مثالیں یہ ہیں۔

کہ منظر کا واقعہ ہے کہ فاطمہ نامی ایک عورت نے چوری کی۔ اس پر سرکار رسالت تک پہنچا۔
اگرچہ لوگ حضور کی انصاف پسندی سے ناواقف نہیں تھے تاہم حضرت اس کے رسم سے
(جو حضور کو بہت پیارے تھے) سفارت کرنی حضور نے ان کی سفارت قبول نہ کی اور فرمایا "سائے
کیا تو حدود الہی میں سفارش کرتے ہو اگر ان حدود سے مبرا رہے اللہ عظیم و عظیم بھی ایسا کرتی تو
میں حد جاری کرتا۔"

کیا آپ حضور کے رشتہ و پر شک کرنے کی جرأت کریں گے؟ اور کہیں گے کہ بچوں کے رشتہ
بلا مدعا بیت انصاف کرنا مشکل ہے؟ تو یہ کیجئے۔ حضور کی معدلت گسری کا تو یہ عام تھا کہ عزیز
و اقرب تو حد کن حضور خواہ اپنی رعایت بھی نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سہار بن عمرو رضی اللہ عنہ
سے روایت یہ کہہ رہے ہیں کہ میں ایک دفعہ بارہوی میں حاضر ہوا میرے بدن پر دروس گارنگیں

کچڑا تھا حضور نے خط حفظ فرمایا اور چوڑی سے پیرے شکم میں لٹکا دیا جس سے عرض نماہ اس شخص میں تو حضور سے جدا ہو گیا۔ بس اسی وقت حضور نے تنکو ہانک پر ہنر کے پیرے سات سے کر دیا ہے حضور کا دل و انصاف عقیقت یہ کہ حضور نے جو دنیا مال سے ثابت بھی کر کیا۔

ایقانے وعدہ اور پابندی عہد

کہ وہ محبوب ذات ہو کہ جس پر بارِ رسول اللہ جہاں حد کی نہیں مٹی فوہاں سب کچھ تھے حضور کی ذات جامع کمالات کی کہ کن خیرو کو بیان کیا جائے نہ نبی کو اس میں و حضور میں موجود ہاؤ گے۔ یہاں ایقانے وعدہ کی فضیلت کا موقع نہیں۔ پہنچنے کی بات یہ ہے کہ حق میں یہ عمل و جہ کی صفت کس حد تک موجود تھی صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل بیت نے جانب سے حضرت اور نبی رضی اللہ عنہما جو اس وقت تک ایمان سے شرفیاب نہیں ہوئے تھے بحیثیت قاصد کے حضور کی خدمت میں بقیام مدینہ طیبہ حاضر ہوئے حضرت ابورافعؓ نے حضور کے اعلیٰ اخلاق اور پسند و عقائد کے گرویدہ ہو گئے حضور سے عرض کرتے تھے کہ اب تو غلام قدموں سے جو بنوگا اور ایک اتنی فداوم کی طرح خدمت میں حاضر رہیگا۔

غور کرو۔ ایسی حالت میں کہ دشمن کا ایک فرد خود بخود اطاعت قبول کر رہا ہے۔ عجز و اپنی خواہش کا اظہار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جند و مجھ کو حلفِ غلامی میں دھس کر میں گھر حضور کی شرب قبولیت بخشے تو کون تھا و حضور کے خلاف دریدہ دہنی کی جرات کرتا لیکن اللہ سے پاس وعدہ و عہد فرماتے ہیں کہ۔ ابورافعؓ اہم بدھمدی نہیں کر سکتے کہ قاصد کو روک میں تم کو نہ عذر دہانا ہو گا اے اگر سلام بہارے دل میں جاگزیں ہو گیا ہے تو پھر اس سے چلے آنا۔ آخر کار یہ ہوا کہ اس مرتبہ حضرت ابورافعؓ کو کہ پس جانا پڑا اگرچہ وہ تریض کے پاس شہر سے نہیں اور وہ بارہ حاضر ہو کر دائمی غلامی سے سرفراز ہوئے۔

صلح حدیبیہ کی مشہد انطیس سے ایک شرط یہ تھی کہ اہل مکہ کو نبی عنس بنیہ اہل مکہ کی مرضی کے رسول اللہ کے پاس جائیگا تو بوقت طلبی رسول اللہ اس کو واپس کر دیں گے اور اس حدیث سے کوئی شخص کفار سے جائیگا تو وہ واپس نہ لیا جائیگا۔ الغرض اہل مکہ سے دو شخص جن کے دل میں اسلام کی محبت گھر کر گئی تھی مکہ سے بھان کر حضور کی خدمت میں آئے لیکن ساتھ ہی اہل مکہ کی طرف سے طلبی ہوئی حضور نے وعدہ کے مطابق اہل مکہ کو کفار کے حوالہ کر دیا وہ لوگ لاکھ کو گھڑا آئے اور عادی کر تے رہے مگر حضور نے وعدہ خلافی کو گوارا نہ کیا جو کہ سبب محبت اسلام کے تھا ان پر سختی

کرتے تھے، سنے وہ اُس کے پاس کسی طرح نہیں رہ سکتے تھے۔ چنانچہ وہ اپنی جان بچا کر بھاگے اور
 بہر حضور میں حاضر ہوئے۔ لیکن حضور نے ان کو پھر اپنے اُس سے واپس کر دیا۔

سختاوت

نہ رفت لا بربان مبارکش ہرگز

گردا شہدان لا الہ الا اللہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سرتاپا جو دو سختیاں تھیں حضور کی خاص صفت شریفہ تھیں کہ مسائل کے
 سوال کو نہ ذرا تے، اگر کچھ نہ دیتے تو اس سے اس طریقہ سے معذرت کرتے کہ گویا کوئی اپنے قصور کی
 معافی چاہ رہا ہے۔ حضور اور کا قول تھا کہ: اگر احد کے پہاڑ کے برابر سیدے پاس سونا ہو تو مجھے یہ اچھا
 معلوم ہوگا کہ میں رات گزارنے کے قبل خرچ کر دوں اور اگر کچھ بچاؤں تو اتنا ہی کہ جو دسے دین
 کے لئے ضروری ہو۔

شکل دیگر تو اس کے اس کامی حضور نے ناراضگی اور بدشعوریت دیا چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ
 حضور کے پاس دس ہزار درہم آئے جن کو حضور نے پورے پورے ہیر کر دیا یا تم بچھ سکتے ہو کہ
 تمام درہم کھا ہو۔ اُن کے روز حضور کی کیسی گزری؟ تم کو کیا معلوم سنو وہ تمام کے تمام
 درہم دھوا، مساکین کو تقسیم کر دیے، اور شام کے وقت حضور کے اُن ناقہ رُخ

حاکم تو نے بہت، کچھ جاکے، کچھ پرکھا۔ دیکھا گھر فقیرانہ۔ یہ رہا رشتہ دار

موسم حریف میں ہے کہ ایک نام سے چپے سوال کیا حضور نے اس کو اس قدر بکریاں عنایت کیں
 کہ وہ چاروں نے یہ مین سائی ہوئی تھیں۔

حضور امیر مومنین کا رفق حضور کی سخت دیکھ کر سمان ہو گیا اور کہا مجھے تجھے ہی کے دوسرے
 کار کام نہیں ہے۔

اسباب معیشت

شہبنا ہوسا میں شاہتاہ مسکیوں میں کیے

نعلی افشہ زبہ شاہین جلالی و جلالی ہے

کہ جب قہروری ملا سال کہ آیا محمد واپس ہیں گیا دوسری جانب فقر و فاقہ کا یہ
 دم۔ نول چلے کے گرم چوٹ کی نوبت نہیں آتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ کے قول کے مطابق حضور اور حضور کے اہل بیت نے پہلے درپے

دور درجہ کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ اسی حالت میں حضور وفات بھی فرما گئے۔

پیٹ بھر روٹی کبھی چکی نہ کھائی کہہ ہے کون بتاؤ تو ایسا عاشقِ غفار ہے

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ تاجہ حضور ستراحت نہ تھے چڑے کا تھا اور اس کے اندر کجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

مالک کونین تھے گویا اس کچھ دیکھتے تھے۔ دو جہاں کی دو تین تھیں اُن کے خالی ہاتھ

ازواجِ مطہرات کے ساتھ سلوک

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور ہم پر بڑے شفیق تھے کبھی آپ نے کوئی کام کرنے کے لیے نہیں فرمایا کہ میری خاطر کرو بلکہ خود ہماری خدمت پر کمر بستہ ہوتے تھے۔

حضرت اسود بنی اللہ نے کہا میں سچ کہیں نے ام المومنین صدیقہ نہ سے سوچا کہ حضور مکان میں کیا کام کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ گھروالوں کی خدمت میں مشغول رہا کرتے تھے!

حضور کا ارشاد عالی ہے کہ جیسا تم آپ کھاؤ پیو ویسا ہی اپنی بیویوں کو بھی کھاؤ پیو! اور مار پیٹ مت کرو۔ اور ان کو حقیر ذلیل نہ کرو۔ حضور کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں وہ کسی جو اپنے وطن والا ہوا اور اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح گزاران کرتے والا ہوں۔

عام عادات و اخلاق

لہذا یہ بود ملکایت و ناز تر گفتم

حضور رسالہ کو نہایت پسند فرماتے تھے حضور کی اندرونی و بیرونی زندگی نعتیہ اور مختلف قطعاً متبرعتی لباس معمولی اور سادہ پہنتے کھانا بھی ایسا ہی تناول فرماتے۔ منے چکے میں چھوٹا بڑا دیکھتے۔ ہر ایک طبقہ کے لوگوں سے بخندہ روی پیش آتے۔ غلاموں کی دعوت قبول فرماتے۔ مسکین اور محتاجوں کو اپنے کھانے میں شریک کر لیتے اکثر غلام اور لونڈیاں حضور کو تحفے دیتیں کہ آپ ہمارے آگے فلاں امر کی سفارش کریں۔ حضور بے تکلف اُن کے ہمراہ چل کھڑے ہوتے بیماروں کی عیادت فرماتے دوستوں سے ملاقات کرتے اور خیر و عافیت دریافت فرماتے بے ضرورت گفتگو نہ فرماتے۔ باوجود میں مسرت اور سنجیدگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی۔ جب وقف و نصیحت فرماتے تو ایسی اندازہ کی تقریر کرتے کہ سامعین کے دل میں جانگزی ہو جاتی۔ صادق القول اور صادق النعم حضور جیسا اور کوئی نہ تھا چھوٹوں سے عنایت اور بڑوں کی عظمت حضور کی خصوصیات میں داخل تھی۔ بالخصوص بچوں اور بوڑھوں پر نہایت مہربان تھے۔ حضور میں شرم و حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ

مستقر ہو دو تین روٹیوں سے بھی زیادہ شرم و حیا رکھتے تھے غرض کہ نازیبا باتوں کے سننے کی تاب نہ لاتے تھے۔ مگر کڑوہ و سختی کا اس سے توقع تھا کہ اس سے ایک لٹو کو غافل نہ کرتے تھے۔ غرض کہ یہ کام کا نام مشروب ہے۔ دوسرے نمبر ان علیہم السلام پر اپنی توقیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ یہاں پر سنائی کے وقت خلافت تھی۔

خاتمہ

مسلمین! وہ بددعویٰ جو اپنے محبوب کو مٹنے نہ دے اور اس کے فضل میں بغیر اقرارِ نامِ دین اور تمام مسلمانوں کو آواز نہ دے کہ تم جنہوں اللہ و تعالیٰ نے جسکے اللہ و یغفر لکم دے جو بکھر و بکث عفو و الرحیم کا سورہ ہلکے آئین فرمائی۔

میرا آقا ہے مولائے مدینہ

(از: جہادِ مذہبی سید فضل حسن صاحبِ حسرتِ مانی لکھی)

تمہارا ہے ترشائے حسینہ	تمہارا ہے ترشائے حسینہ
مرے دل میں تمہارے مدینہ	مرے سر میں ہے سودائے مدینہ
نہ ادا کھائے محبتِ رائے مدینہ	نہوں خاکِ مٹ کی شرمِ حسینہ
جو جس دل میں تو لائے مدینہ	یہ دل میں نہ رہے یہ مسماں
عجب ہے شانِ دلائے مدینہ	عجب ہے شرمِ یزدت کی مٹ کی
میرا آقا ہے مولائے حسینہ	فدائی ہے یہ سب سداً ہی ہے
ہے سایہ حق کا بالائے مدینہ	یہ سداً رحمتِ بھارہ ہے
ذرا ہو جس میں سودائے مدینہ	نہوں سر پہ تلو بہن و خرمی
نہ دیکھیں گرفتارِ سنائے مدینہ	نہ ساگاہِ عبرت میں یہ آنکھیں
ذرا دیکھو تو سیمائے مدینہ	کمال میں ہے کس کا جہدِ نرسا
نہوں سر میں سودائے مدینہ	قدیرِ رب کی وہ تحفہ سے نہ تر

میرے دل میں یہ حسرتِ آرزو ہے

کہ دیکھوں میں تمہارے مدینہ

آج پیدا ہوئے میں ہمارے نبی

(از جناب مولوی عاشق حسین صاحب، صاحبِ صوفی، اوارڈی، لکھنؤ)

آسمانِ نبوت کے تار سے نبیؐ
دیں دُنیا کے پورے سہارے نبیؐ
حق و جہاں کے پیر سے نبیؐ
صفتِ محمدؐ کے ڈھارے نبیؐ
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

دعوم ہے آسمان سے زمیں تک یہی
کوئی یہاں سے نہ ہو گا کبھی
آج دُنیا کی تقدیر سب کھل گئی
کیوں نہ مارے خوشی کے کہیں رگڑی
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

ذرا سے ذرا ہے آج بے حد خوشی
قطرے قطرے پر ہے تاری پھر سی
شاہِ جہاںِ بنو ہاشم و انس و انس
کہہ رہی ہے یہ جہاں کی بوٹی جڑی
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

ہنگاموں میں خوب تا کب عرصہ ہے
تو عزا کی تو تیسرا پامال ہے
برمن ہائے امت سے خدائے سب
بہشتِ سلام بکھر گیا مال ہے
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

عویں جنت سے مائی ہیں سامانِ گل
دیکھنے کے لئے آئی ہیں شانِ گل
ان سے زمینِ ہر دو سٹا باں گل
ساری دُنیا کے جہاں ہیں دامنِ گل
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

رحمتوں کی فضا میں چھائی ہوئی
سب کے دل میں خوشی ہے سمانِ بول
مُتجددوں سے جنوں کی صفائی ہوئی
شرک سے پاک ساری خدائی ہوئی
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

آج ہر دُنیا سے مراد ہے
جس کو دیکھو وہ سس دور میں شہر ہے
دل ہر اک غم سے تینا پ آزاد ہے
عیدِ میلاد ہے عیدِ میلاد ہے
آج پیدا ہوئے ہیں ہمارے نبیؐ

محفل میلاد

انجمن کونسل مولوی محمد عظیم صاحب مدظلہ العالی

حضرت ندیم بنی کرم علیہ الصلوات والسلام کے ذکر ولادت کیلئے محفلیں کھجانی ہیں، اور انہیں وقت ذکر ولادت مبارکہ قطعاً قیام کیا جاتا ہے۔ ان محافل میں صلوٰۃ و سلام کی کثرت ہوتی ہے اور حضور کے فضائل و معجزات اور حضرت پاکیزہ اور مقدس زندگی کا مختصر بیان کر کے مسلمانوں کو ان مقدس پیشوا کے پاکیزہ حالات سے باخبر کیا جاتا ہے، رحمتِ تعالیٰ و شہادۂ غرضِ اعلیٰ کے ساتھ پایہ جاتے ہیں، آخر میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے، روضی اور فرش کے استقام ہوتے ہیں، اسی محفل کو محفل میلاد محفل مولود شریف کہتے ہیں، اب یہ دیکھنا ہے کہ شرفِ محفل جائز ہے یا نہیں؟ فقوڑے عرصہ کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جنہیں اس کے جواز میں کلام ہی نہیں بلکہ وہ اس کے مدح و ثناء اور حجت قبول ہونے کے مدعی اور اسکو دیکھنے اور سننے پر اتنے مصر ہیں کہ کسی اشد حرام اور فحش کیا کر کے روکنے پر بھی ان کی توجہ اتنی مبذول نہیں اس مجلس پاک کو وہ بہت کریم الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں، کبھی محفل نسق کہتے ہیں، کبھی کہنیا کے جنم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ (دیکھو فتوے مولوی رشید احمد گنگوہی) ان صاحبوں کے نزدیک اس محفل کے جواز کی کوئی صورت نہیں اور ہر طرح ہر حال میں یہ مجلس پاک ان کے نزدیک ناجائز و ناروا ہی ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰۵ میں لکھتے ہیں۔

مسوال۔ مولود شریف اور عرس کس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو میرے شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اور شاہ صاحب داتنی مولوداؤ عرس کرتے تھے یا نہیں؟

الجواب۔ عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہم اندامی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں۔

اسی فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۵۰۵ میں ہے مسئلہ محفل میلاد اس میں روایات صحیحہ پڑھی جادیں اور لاف و گزاف اور روایات موقوفہ اہل کاذبہ نہ ہوں شریک ہو نا کیا ہے؟ جواب۔ ناجائز ہے لہذا اللہ و دعوے۔ اسی جلد کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے۔ انتقاد مجلس مولود ناجائز ہے۔ جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ میں ہے کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سامع مولود درست نہیں؟

یہ تو منکرین کے خیالات کی تصویر تھی۔ اب اہل سنت پر مقلدانہ نظر کیجئے اور بے دروغی سے یہ
 تعصب و نفسانیت منصفانہ فیصلہ کیجئے۔ الدین شریعتِ حق ہے، دینِ پاک ہے ایسی سخت گیری
 نہیں کی جس کا حق نہ ہو سکے لا ینکف الله نفسا الا وسعها بات بات کیسے ہو کہ انصوص صریحہ تلاش
 کئے، پھر جو نہیں کیا وہ نہشت و رفاست، حرکت و سکون تک دستور ہو جاتا۔ ہر مباح کیسے نفس
 و درکار ہوئی، ورنہ حق تو مصیبت کا سامنا ہوتا۔ ہر قانون میں منوعات شمار کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو چیز
 قانون میں منع نہیں ہوئی، جائز بھی ہوتی ہیں، اور اگر ایسا نہ ہو اور ہر جائز کیسے تصریح ضروری ہوتی
 دنیا کے بے شمار مباحات، اور زمانہ کے بے تعدد حوادث کا قلعیدہ ہونا ضرور ہوگا۔ اور کوئی مجموعہ کوئی قدر
 مل کیسے کافی نہ ہو سکیگا۔ اسی لیے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا یا ایہا الذین امنوا لا تستلوا عن
 انبیاء اس بقدر لکم تسو کما وان تسالوا عنها حین یأمر القرآن تبدلکم عفا الله ۴
 والله غفور رحیم

حدیث شریف میں وارد ہوا۔ قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله فرغ من شرائع
 فلا تصنعوها وحرمت حرمت فلا تنہکوها وحد حد واد افلا تعقلون وہا وسمکت
 عن الشیاء من غلظ نقصان فلا یخفوا عنہا (مشکوۃ شریف) قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہوگا
 شرع مطہر نے جن چیزوں کا ذکر نہیں فرمایا وہ مباح ہیں جس کی ممانعت نہیں وہ جرم نہیں ہو سکتا کسی
 نقصانے کرم نے فرمایا اصل الامتیاء الا باحتہ اس کا حاصل یہ ہو کہ ہر چیز اصل میں مباح اور جائز
 ہے۔ جب ممانعت وارد ہوئی وہ ناجائز ہو گئی اور جس کو منع نہیں فرمایا گیا وہ اپنی اصل پر ہے (یعنی مباح)
 اب محفلِ بیاد پر غور کیجئے۔ غایت الامر یہ ہے کہ وہ کس سے ثابت ہو، کسی آیت و حدیث سے
 اسکے لئے کوئی حکم نہ ملتا ہو اگر یہی فرض کر لیجئے تو بھی اس کی امانت و حجاز میں شک نہیں۔ یہ دلیل
 مقبول دلیل ہے جسکو منکرین بھی عملاً تسلیم کرتے ہیں۔ ورنہ وہ بوسہ کا مدد و شمار بندی و غیرہ کو جیسے
 و دار الحدیث کی تفسیر جن کافروں اولی میں نام و نشان نہیں تدرآن و حدیث سے بایں تحقیقات و مباحثات
 ثابت نہیں سب، جائز و مباح و ابون میں، لیکن منکرین یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ ان کی عملی حالت سکوت
 عندک امانت کا اعتراف کرتی ہے۔ گو کہ خدا اور تعصب محفلِ بیاد کو ہاں نہیں ناجائز و ناروا ہی قرار دے
 یہ کلام اس صورت میں تھا جبکہ یہ فرض کر لیا جیسے کہ محفلِ بیاد شریعت کا کوئی حکم قرآن و حدیث میں
 نہیں ملتا۔ لیکن واقع میں ایسا نہیں بلکہ اس مسئلہ کی بنیادیں بڑی قویہ و درلر دست دلائل سے
 مضبوط و مستحکم ہیں مسلمانوں میں محفلِ بیاد شریعت کے جواز و عدم جواز کا زیر بحث ہونا ایک حیرت، حیرت

ہاں ہے کیا کوئی مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی وعدا نیت اور جناب سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا یقین رکھتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے جناب سید کائنات پر ایمان لاتا ہے، حضور کے حالات زندگی سے مسلمانوں کو واقف کرنا اور حضور کی مقدس حیات کے نقشہ پر ایمانوں کے سامنے پیش کر کے سیرت پاک کا قلوب میں جاگزیں کرنا قابلِ بحث مسئلہ سمجھا ہے۔ سر صاحب خزندہ کے نزدیک ضروری ہے کہ مسلمان جس کو اپنی بنی اور پیغمبر مانتے ہیں جس پر ایمان لاتے ہیں اس ذاتِ قدسی صفات کے حالات سے آگاہی حاصل کر لیں اور یہ لکھا ضروری فرض ہے کہ ایسی سنیوں و مبارک کی محافل منع کی جاتی ہیں کہ اعمال و اعتقاد کے طور پر مسلمانوں کو گناہ کا قاتل سے نعمت کی سیرت مبارکہ سے باخبر کر دیا جائے۔ اسکو روکنا اور منع کرنا مسلمان اور غیر خواہ اسلام کی شان سے بعید ہے۔ سنئے اس مسئلہ میں کسی مسلمان کا بحث کرنا اور اس کے جواز کو عمل کلام ٹھہرانا ایک تعصبِ غیرِ ہاں ہے جو چاہیکہ سکودعت سنیہ یا ناجائز نہ کہا جائے اور نہ ہاں کے جنم سے تعصب و بگاڑے راہکار ہاں ہے مسلمانوں کے دل و جگر اس تشبیہ سے جو صد مفسوس کرتے ہیں بیان میں نہیں آسکتا حضور کا ذکر حضور کے اوصاف و اعمال کا بیان ذکر الہی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ذکرُ ذکرِی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے حبیبِ آپکا ذکر میرا ذکر ہے من ذکر لحدیث کوفی جسے آپکا ذکر کیا میرا ہی ذکر کیا۔ اب حضور کا ذکر منوع کہنے کے یہ سنی ہیں کہ ذکر الہی نا روا ہے۔ کیا کوئی مسلمان ایسا کہنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ ذکر الہی عبارت ہے اور اس کے فضائل سے قرآن و حدیث مالا لہا ہیں تو ذکر مصطفیٰ علیہ التحیۃ والہی عبارت ہوا (ذہبی عت) تمام حدیث حضور ہی کا ذکر ہے۔ قرآن پاک میں جا بجا حضور کے اوصاف و کمالات، اخلاق و عادات کا بیان ہو کیا یہی ذکر بدعت ہو سکتا ہے؟ غلط۔ غلط۔!

ہرگز نہیں۔ ۱۱۱

نبی علیہ التحیۃ والہی حضور کا ذکر سناتے آئے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علی بن مریم و علیہ السلام نے حضور کا مودود شریف پڑھا جس کا قرآن پاک بیان فرماتا ہے۔ حبش پر رسول یا نبی من بدیک اسمہ احمد کیا یہی ذکر ولادت آج کسی کے تعصب نہ جائز و بہت ہو جائیگا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے و اذ قل موسیٰ لقومہ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاءاً الذین ینبئکم فی وقت کو یہ ذکر و جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے قوم تم اللہ کی اس نعمت کا ذکر کرو جو تم پر ہے کہ تم میں انبیاء علیہم السلام کو پیدا کیا۔ اس آیت مبارکہ میں انبیاء علیہم السلام کے ذکر پیدا الہی کا حکم فرمایا گیا اور اس کو نعمت قرار دیا۔ حضور تو سید انبیاء ہیں آپ کا ذکر

755

[illegible]

کر لی جس لئے جس شانہ اسکو تصدیق دینا کہ گم پر قائم رکھے وہ ہم سب کو سنن مستطیفاً علیہ علیہ علی آرد
 صمد و بدک و سمر پر چلنے کی توفیق دے۔ سیرۃ علی میں ہے: ولذا قال ابو جعفر طہیقی ان المدیۃ الحسنۃ
 متعلق علی بن ابی طالب و مولد و جتماع الناس لہذا لک یعنی ملازمین جعفر بن ابی طالب کے ہوتے
 جس کے مستحب ہو کر تعلق ہے اور سرور شریف اور دیگر کچھ سے بہت ہونا۔ یہی بہت ہی محبت
 بہت کم تھوڑا کھل مورو و شریف کا اتفاق اور قید غشی و در تہیہ و در ہماہ و در شہد
 بہت روشن و لائق سے ثابت ہوا اور اہل الفضل کیسے اس قدر کافی ہو کہ ان کے احسان میں اگر بہت کم
 تو ایک ضخیم جہت پر ہو۔ مخالفین کے اس مسئلہ میں تضاد کام نہیں لیا۔ ان کا تعصب و ہرجہ پہنچ گیا کہ وہ
 رشید محمد کو کسی سے یہ لکھ دیا کہ کوئی سا مورو و در عرس جہا نہیں یعنی سر سے ذکر دلاوت سی، وہا ہے
 معلوم اللہ اس سے بڑے فکر کا وہ فتویٰ ہے جس کیسے ہیں۔ حدیث کو اگرچہ نہیں کوئی مر میر شراعی
 نہ ہو مگر شہام و دہلی انہیں بھی موجد ہے لہذا اس زمانہ میں دست نہیں۔ کہ اس سے کہ کوئی امر غیر مشروع نہ ہو
 تب بھی درست نہیں اس کے یعنی ہونے کہ کوئی ناجائز بات نہیں غرض کہ بھی جائز نہیں کہ بڑے حد تعصب وہ
 سخن پروری کی کیا مثال ہو سکتی ہو؟ واللہ یہ ہدیٰ من فی شاہ ان سواد السیل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ۴

اوقات گرامی

ندوة الکاملین زبدۃ العائین رئیس الدین حضرت مولانا غلامی پیرستہ محمد جماعت علیہ
 صاحب البدل پوری ادا اللہ فی ظہر و برکاتہ اہل علی پور شریف میں رونق فرزند میں صاحب طبع میں۔
 علی الخیراب طریقت ماب مولانا غلامی جزوہ حافظ سید شاہ نور حسین صاحب کرامت و بجا احیت
 کی توسیع اشاعت میں بعض نفیس مصروف میں مید و افق سے کہ عنقریب تو حیات دینی کے شانہ و شرف کا مرکز ہوگا
 فخر قوم دین پیشہ صادق حسن صاحب بی اسے ہر سزا لٹ و دہر سبیل و اہل پند شہر
 و طویل سفر و پرب وین و دہر سبیل سے پھر دعائیت اور کامیابی سے سعادت فرمے و حق ہونے ہم پہنچے
 شہر کے س نیک دل بہرہ و قوم عالی سمت شہر کا دل سے فرزند کرتے میں۔

یہ خیر تہائی ریح و قی کے ساتھ کس جاتی ہے رہا تو کرم دوست حکم مزاج دین محمد و آلہ
 الفقید و رسد سخی امرتسر کے والد بزرگ حکیم محمد ابراہیم صاحب احوال مرتب میں ایک کتبہ منش و تجرہ دار طبع
 ۲۰ رکتو پرست لکھ کوٹہ و ریح و قی سلطان اس وادنا نیا سے رحمت کر گئے لکھ و نامہ ابراہیم
 ۲۰ رکتو پرست لکھ کوٹہ و ریح و قی سلطان اس وادنا نیا سے رحمت کر گئے لکھ و نامہ ابراہیم

میلادِ رسولِ مکرم صلوات علیہ وسلم وَاٰلِہٖ وَسَلَامٌ

(جنابِ سالک! فی سائے پنج بی بربر مسجندار۔ لاہور)

فرشتے تھے فضائے قدس میں صوبہ پرانسانی
نہیں سے آسمان تک مدوریت ملنگ تھی
بروں کی جنبش لرزاں سے موسیقی کی پیدا
فضائیں انفرادے حمد سے ایسا تہ علم تھ
دورِ نور کا عالم تھا ایسا آخر شب میں
پڑا میں فدا ان کی جڑی پر بندیں ابرمت کی
خوشی سے مست تھے سب آسمان والے کاتھیں
مادی حاکم کو دھنک دتریں بچھیں میں

خوشی سے جھڑتے تھے ان کے پیکر بڑے نورانی
خدا میں گو کہتے تھے نغرائے عسجد ربانی
ہوں کی رزق پریم سے طاری کیف روحانی
ہوئے عالم بالائیں لطفیت حق طو لانی
کہہ تارے یہ ہوتی تھی خدا خورشید سالنی
فردوں تھی پارہ سیلاب سے بھی جن کی تابانی
ہوارح الامیں کو دفعہ یہ محکم یزدانی
بکٹے پید احمد آج عدالت کے گھس میں

وَاٰلِہٖ وَسَلَامٌ بِاٰذِیْنِہٖ دَمِیْرًا خَمِیْرًا

مجی اک دھرم عام میں بھڑ مصطفیٰ آئے
جہاں کے ملک تھے سب قبلانے کور و مری
خدا کو چھوڑ کر سب ہو چکے تھے ذات و عزتی
جہاں کو جو موسیقی باقی تھا نہ دنیا کا نہ جہنمی کا
جہاں میں زندگی تھی شاق روحانی مریضوں پر
ردینے مانے جس سیرت و مظلوم مئی اس
کے فسر دینے بلخ میں اور نہیں جیسک

ہوا اتنا دین جن پر و خستہ الانبیاء آئے
انہیں یان کا رستہ دکھانے رہنما آئے
خدا کے نام کی غفلت کو محجوب خدا آئے
جہاں کی سیری کو نادہی ہر دوسرا آئے
حبیب ان کے لئے سیکر دوائے جعفر آئے
وہ لکرا پنے سینے میں دل درد آشنا آئے
"تکڑا" جہاں میں صورت باد صبا آئے

قدوم شاہ سے و دی بظاہر گئی و سحر

کہاں کی و دی بظاہر کہ دنیا ہو گئی و سحر

انجمن انجمن انجمن لاہور کا ۱۳۷۱ و اس سالانہ جلسہ ۸-۹ نومبر ۱۹۵۰ء کو منعقد ہوا لاہور
انجمن و وہ پانچو مکان فتح کشمال دروازہ پایا م جمعہ ہفتہ اقدار کو بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوگا۔

محمد رسول اللہ

وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تبلیغ و تنظیم اور اسوہ رسول کریم

(عناہ صہی غلام رسول صاحب)

جناب! ہی تعالیٰ میں شہرہ دیں بلا ریت کلام پاک میں ایسا دھماکا ہے کہ نقد کان لکھ فی رسول اللہ صلوٰۃ حسنہ یعنی مسلمانوں کے لئے رسول اللہ کی رنگ مترین غوث ہے اس ارشاد خداوندی کے مطابق ہمارے دعویٰ سے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مقدسہ کے واقعات و حادثہ انوار کبر و برتر سے اس التزام کے ساتھ مرتب فرمائے جس کہ مسلمانوں کی کوئی حیثیت مسلمانوں کا کوئی مسئلہ مسلمانوں کی کوئی رکت میں نہیں جس کے لئے حضرت تاجدار دو عالم کی رنگ میں بہترین رہنمائی کا سامان موجود ہو۔

آئینہ مستدستان کے مسلمانوں کے سامنے دو مسئلے ہیں تبلیغ اور تنظیم۔ مسلمان بن بند کہ معلوم ہو ما چاہئے کہ تبلیغ کلز حق و تنظیم ہماعت دوہوں پھر نہ مل ہیں۔ در آج تک اللہ تعالیٰ نے سبلہ رضی اللہ عنہ انبیائے کرام صلوٰۃ فرمائے ان کی ہمت کا مقصد تبلیغ و تنظیم کے سوا کچھ نہ تھا یہ بہت سادہ اور واضح بات ہے کہ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت محمد رسول اللہ تک جتنے ہجیر اور باری اللہ کی طرف سے آئے ان سب کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اہل مہر تک پہنچا دیں اور ان میں سے مومنین کی جماعت طیار کر کے ان میں سنہ غوث ستوار کر دیں مسلمانوں کو مبارک ہو کہ وہ جمل ان مقدس مشغل میں مصروف ہو رہے ہیں جس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ بوالعزم ہیں کو بھیجتی اور ان میں کے دلوں و دماغوں میں نقاد پیدا کر رہے ہیں ان کیسے کہ موجودہ پیچیدہ مسائل میں حضور سرور کائنات کی ہمت مقدسہ کیونکر ہماری رہائی کرتی ہے؟

تبلیغ حق

قرآن کریم نے انبیاء کی صفات بیان فرماتے ہوئے ان کی دو صفیں نہات نمایاں اور بار بار بتائی۔ سورہ احزاب میں رشاہوا الدین بلغون رسل اللہ و یخشیونہ و لا یخشیون احد الا اللہ (ترجمہ جو اللہ کے پیغامات کو پہنچاتے ہیں انہی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی مستی سے خوف نہیں کھاتے۔ حضور سرور کائنات کی ساری زندگی تبلیغ رسالات اللہ خشیت اللہ و غیر انہی طاقتوں سے الگ رہے)

مردہ ہوتی ہے جس زمانے میں حضورؐ کے کلز حق کی آواز رنجیتان مجاز میں بلند کی۔ عرب میں بہت پرست و شکرین یہود اور نصاریٰ سے آبدلتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحیدِ مطلق کی تعلیم دی۔ عبودیتِ اصنام کی شرارتِ مخالفت کی۔ اس لئے بہت پرست حضورؐ کے دشمن ہو گئے۔ حضور نے یہود کو گمراہ بتایا۔ یہود حضورؐ کے مخالف ہو گئے۔ حضورؐ کی حضرت جیسے کی معصومیت اور مریم صدیقہ کی ہمارت کا قرا کر کرنے کے ساتھ ہی مسیح کی اہلیت و تبلیغ کی پس آواز میں اپنے پورے جلال سے بلند ہوئی توفد کے نبی نے جو ہنڈا سونیم کھنڈن بے حامی دہرہ گمارا کر مڑ رہا تھا۔ آقِ عالم میں ساری دنیا کو اپنا دشمن بنایا۔ اس نے کسی سے خوف نہ لکھایا اور صرف خدا کی محبت و اعانت پر عبور کیا کہ کسے تبلیغ حق میں معصوم ہو گیا۔

صرف یہی نہیں بلکہ عربوں کو بتایا کہ نصاریٰ سیاست تمہارا دشمن۔ تمہاری معاشرت تمہارا اطلاق سب لغو و بیہودہ ہے۔ پرانے رسوم و قیود اور باطل توہمات کے طلسم کو توڑ کر نئے حقیقی مذہب۔ جہدِ یب اور تہذیب کے قیام و ضرورت سکھائے غرض میں پیدا کی توحید کی تبلیغ میں کسی رستم کی پابندی کسی شخص کے لحاظ اور کسی طاقت کے خوف کو اپنے دل پر مستولی نہ ہونے دیا۔ غیر آبی مدد مخالف حق طاقتوں نے بعض وندا سے سرشار ہو کر مسنور کو اور حضورؐ کے خیمہ انیل کو آتشیں شروعا کیں۔ عزیزوں کا ہوشیہ ہو گیا۔ حقیقی چچا اپنے بولہب و دشمن جانی ہو گئے۔ چچی کا بدلہ کر کے کاٹنے اور گو کھرو جمع کر کے لائی اور جن جن راہوں سے یہ مقدس جینیجا گزرتا۔ وہاں وہ کاٹنے کھیر دیتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پائے مبارک نہ ٹھی ہو جاتے۔ بیٹے کرکھوں سے کاٹنے نکاتے اور راستے سے ان کو اٹھا کر الگ ڈال دیتے۔ کہ دوسرے راگیر اس خلیف سے نہیں۔ جب نہ اکائی تبلیغ حق کے نئے زبان کو دنا پتھروں اور ڈھیلوں کی بوچھاڑ کی جاتی۔ لیکن اس جمیع اہل و سبب نے ان اذیتوں کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ در پیغام حق پہنچنے میں کسی غفلت نہ کی۔

کفار و مشرکین نے صرف یہی پرکھنا کی۔ بلکہ آپ کے نقل کی سازشیں کی گئیں۔ جہاں آپ تبلیغ کے نئے نصیب لے جاتے۔ آپ کا مقابلہ پتھروں اور اینٹوں سے کیا جاتا حضورؐ کی پٹھالیاں ہوسات ہو جاتیں اور کلش ہانک خون سے لہریز ہو جاتی۔

آج مسلمان تبلیغ اسلام کے کام میں تحفیوں کی شکایت کرتے ہیں۔ مدد کی قلت کا دردناک دتے ہیں۔ لیکن اگر وہ سب سے عظم سلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کا مطالعہ کریں۔ تو ان کو معلوم ہو کہ تبلیغ کے راستے میں تحفیوں کا روضہ نہایت ہی فلاح و کامیابی کا موجب ہوا کرتا ہے جسند دنیاوی سبب نہ رکھتے تھو۔ در حضورؐ کے مخالفین دولت و ثروت سے لامل تھے۔ لیکن کامیابی حضورؐ ہی کو ہوئی۔

گذری ہے اور اسلام کا ایک ایک حکم اسی روح تنظیم سے مالا مال ہے حقیقت تو یہ ہے کہ توحید کا عقیدہ ہی تنظیم خواہے اسلامیہ کی جان ہے۔ خدا کو واحد مان کر ساری جماعت میں ایک وحدت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر جب خدا بھی ایک۔ رسول بھی ایک۔ کتاب بھی ایک۔ قبلہ بھی ایک ہو تو اسی قوم کی تنظیم کا کیا کہنا۔ شاہد اجتماعت اور کثرت کی تاکید اسی اتحاد و تنظیم کا جزو و مطلقہ ہے۔ سال بھر میں ایک دفعہ حج کے لئے تمام مسلمانان عالم کا ایک مقام پر جمع ہونا ایک ہی لباس پہننا ایک ہی قسم کے خزانے بچانا و وحدت و تنظیم کا کتنا بڑا محرک ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عربوں کو جن کے قبائل ہمیشہ بغض و عناد کی آگ میں جلتے جتوتھے اور ذرا ذرا اسی بات پر صدمہ اُپس تک جنگ و پیکار میں مصروف رہتے تھے ایک لفظ پر جمع کیا اور اس قوم کی پھری ہوئی طاقوتوں کو اس طرح منظم و مرتب کیا کہ وہ عہد و غیر متہرک لوگ ایران و مصر اور روم الکبریٰ کی عظیم الشان اور مہذب سلطنتوں کا تختہ الٹ دینے پر قادر ہو گئے کیا کبھی تم نے سوچا ہے کہ قرون وصال کے مسلمانوں میں یہ طاقت و قوت کیوں تھی اور اب مسلمان در ماندہ کیوں ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ لغوی ان کا شعار تھا جان و مال سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبوبوں کی خدمت کے لئے آمادہ رہتے تھے اور آپس میں حرم تھے تمہاری یہ حالت ہے کہ تعیش میں مبتلا ہو تقویٰ کا نشان تک نہیں اللہ کے راستے میں جان تو ایک طرف رہی اپنے اسواں دنیاوی میں سے ایک جتنے بھی خرچ کرنے سے کتر آتے ہو اور سب سے بڑی معصیت یہ ہے کہ آپس میں لڑتے ہو اسی لئے در ماندہ و ذلیل ہوئے

کاش مسلمان رسول پاک کی زندگی کو پیش نظر رکھیں اور ہر شعبہ حیات میں حضور رحمت اللعالمین کے اتباع کو اپنا طریق عمل قرار دیں کہ مسلم کی زندگی کا راز اسی اتباع میں مضمر ہے مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے پیغمبر اعظم نے تبلیغ اسلام و تنظیم خواہے اسلامیہ میں زندگی بسر کی ہے اس لئے ہر مسلمان کی زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہیے جو حضور علیہ السلام کی حیات مقدسہ کا نصب العین تھا۔ ہر حال تبلیغ و تنظیم مسلمانوں کے مستقل و دائمی فرائض ہیں۔ انہی میں اسلام ہے۔ انہی میں دنیا و عقبی کی مسخر و دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے جیب پاک کے صندوق میں دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔
اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و علی اصحاب محمد و بارک و سلم

فقرت میں جو کتابیں اور رسائل و رسائل ہرگز ہیں انشاء اللہ اشاعت آئندہ میں انہر و یو کو جو مذکر

نہایت مفید و قابل دید کتابیں

مکتوبات امام ربانی (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
سہ سوانح مجدد الف ثانی) کے مکتوبات شریف مشہور عالم ہیں جو درحقیقت قرآن و حدیث کی صحیح و بہترین
تفسیر ہیں ان کا اردو ترجمہ کی عام طور پر ضرورت تھی جسے اول کا ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم چھپکارتیار
اورا ابتدا میں مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۴۰

تصنیفات امام غزالی - حجة الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ یعنی نفسا علی
امام غزالی حدیث غنیبت و جفلی حدیث غضب و حسد و حقد - یہ تینوں کتابیں
تصوف کے سراپا رحمت و برکت مضامین پر مالاں ہیں تینوں کی مجموعی قیمت صرف ۱۰

مبداء معاد - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
ہیں ہے اس میں شریعت و طریقت کے نہایت نزدیکی مسائل درج ہیں۔ تصوف و سلوک کے
سخیہ انہوں کے لئے نعمت لازوال ہے قیمت صرف ۴۰

شرح رباعیات حافظ (حضرت خواجہ مانظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جو شے ہو گیا
سہ سوانح عمری حافظ) پر مضمون قابل ہے۔ دیوان حافظ کی شرح تو مدت سے پہنچتی آتی ہو
لیکن ان کی بے نظیر رباعیوں کی شرح اب تک نہیں جیسی سہی حال میں پوری محنت و کوشش سے لکھی
رباعیوں کا ترجمہ اور شرح جیسی ہے اور شروع کتاب میں حضرت خواجہ مانظ علیہ الرحمۃ کی سوانح
بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۱۰ مناقب نقشبندیہ قیمت ۲۰

برکات علی نور - اس ضخیم کتاب میں جو حضرت مولانا سلوی خیر شاہ مرحوم و مدفون کی تابلیف
لطیف ہے ہمارے سلسلہ فائیدہ نقشبندیہ کے تمام مکمل بزرگوں کے حالات و عاجزنا ب حضرت
قبلہ عالم محدث علی پوری مدظلہ العالی کا ذکر خیر نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے اور عربی فارسی
اردو زبان میں شجرے بھی درج کئے گئے ہیں۔ یاران طریقت کے لئے بہت بڑے کام کی چیز ہے
چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں جلد طلب کیجئے۔ قیمت صرف ۴۰

مناقب الال والا صحاب - اس کتاب میں حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور ائمہ
حسنین رضی اللہ عنہم کے اوصاف و حالات مستند صحیح احادیث سے وضاحت کیے گئے ہیں قیمت صرف ۱۰
اسماوا الحسنی - خدا سے تبارک و تعالیٰ کے اسمذاتی و صفاتی کے فوائد و خواص اور ان کے اوردان
و خلافت کی متعدد آسان ترکیبیں۔ شائقین عبادت کے لئے لاجواب تحفہ ہے۔ قیمت صرف ۴۰
شخصیں کریا - حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی مشہور و مقبول نظم کرباکی سلیس عام فہم شہرہ
و پاکیزہ اردو تصنیف قیمت صرف ۱۰

کنزین لکھنؤ کا پتہ - پتھر رسالہ جماعت جامع مسجد قاصداں امرتسرہ (نواب)

نہایت مفید و قابل دید کتابیں

مکتوبات امام ربانی (حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے سوانح مجدد الف ثانی) کے مکتوبات شریف مشہور عالم میں جو حقیقت قرآن و حدیث کی صحیح و سچ ترین تفسیر ہیں ان کا اردو ترجمے کی عام طور پر ضرورت تھی۔ حصہ اول کا ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم چمک تیار ہو اور اب اس میں مجدد و صاحب الید الرحمت کے حالات زندگی دیکھ گئے ہیں۔ قیمت صرف ۷۰

تصفیات امام غزالی - ترجمہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ یعنی تصانیف امام غزالی صفت عینیت و جفلی صفت غضب و حسد و حقد۔ یہ تینوں کتابیں تصوف کے سراپا رحمت و برکت مضامین کو بالآمال ہیں۔ تینوں کی مجموعی قیمت صرف ۷۰

مہدء معاد - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہیں جس سے اس میں شہادت و طریقت کے نہایت نزدیکی مسائل درج ہیں۔ تصوف و سلوک کے شیرایوں کے لئے نعمت لازمہ ہے۔ قیمت صرف ۸۰

شرح رباعیات حافظ - حضرت خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں جو اشعار ہیں کا معنی سوانح عمری حافظ - انہیں شخص قابل ہے۔ دیوان حافظ کی شرح تو مدت سے ہمتی آتی ہی لیکن ان کی بے نظیر رمایوں کی شرح جسک نہیں جیسی نئی حال میں پوری محنت و کوشش سے اسی رباعیوں کا ترجمہ اور شرح چھی ہے اور شروع کتاب میں حضرت خواجہ حافظ الید الرحمت کی سوانح بھی درج کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶۰

برکات علی پور - اس مفیم کتاب میں جو حضرت مولانا مولوی خیر شاہ مرحوم و منصور کی تالیف لطیف ہے بہار کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام و کمال بزرگوں کے حالات و علما جناب حضرت قبلہ عالم محدث علی پوری مدظلہ العالی کا ذکر خیر نہایت وضاحت سے لکھا گیا ہے اور عربی فارسی اور دو زبان میں شجرے بھی درج کئے گئے ہیں۔ یاد ان طریقت کے لئے بہت بڑے کام کی چیز ہے چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں جلد طلب کیجئے قیمت صرف ۷۰

مناقب الآل والاصحاب - اس کتاب میں حضرات صحابہ کرام و آل بیت عظام اور ائمہ حسنین رضی اللہ عنہم کے اوصاف و حالات مستند صحیح احادیث سے وضاحت کیجئے گئے ہیں قیمت صرف ۸۰ اسماء الحسنی - خدا کے تبارک و تعالیٰ کے اسماء و صفاتی کے نوائے خواص اور ان کے احوال و واقعات کی متعدد آسان ترکیبیں۔ شائقین علمیات کے لئے لاجواب تحفہ ہے۔ قیمت صرف ۷۰ تخفیں کیجئے - حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی مشہور و مقبول نظم کریم سلیس عام فہم ششہ و پاکیزہ اردو تصنیف قیمت صرف ۶۰

کتابیں لکھو لکھو - منیجر رسالہ جماعت جامع مسجد قاصدال امرتسر (پنجاب)

بنیظیر اسلامی کتابیں

خطبات حنفیہ۔ اس بے مثل کتاب میں آقائے امارت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تمام خطبات، ارشادات، ہدایات اور غفلتات کے سچے گوہر اور قیمتی موتی بکھیر کر رکھ دیئے ہیں جو حضور سر پائے نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے روبرو پڑھے۔ بعد از خطبات راشدہ یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت شیخنا علی رضی اللہ عنہم کے خطبات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس کو مفید عام بنانے کے لئے ہر خطبہ کے ساتھ اردو ترجمہ سوز و دلچسپ طرز میں رقم کیا گیا ہے۔ بارہوی ایسی ہی کثیر خوبیوں کے قیمت صرف ۱۰ روپے خطبات محبوب۔ یعنی خطبات عیدین، سائل، عید الفطر، عید الفطر و قربانی وغیرہ کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی دو درمیشیں میں جن میں حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم کا وادی ذبی نذاع میں چھوڑنے اور ان کی قربانی، بنائے کتبہ اللہ اور حضرت ابراہیم کا ملک شام سے عرب شریف کی طرف سفروں کا بیان مع اس عربی ترجمہ شعر و نظم و غزلوں کی جان بے نظیر ہیں قیمت صرف ۵ روپے اسرار العشق سوسہ کنز العشق۔ یعنی شرح در العشق۔ اس کتاب میں تصوف کے پیش رہا قیمتی جامہ ہرگز کے شوق و ربط سے لکھے گئے ہیں۔ زبان ایسی سادہ اختیار کی گئی ہے کہ معمولی اور ذوال بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت صرف ۵ روپے سیرت مسلم تاریخ اسلام کے کئی بڑے مصنفات کا خلاصہ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کیا ہے اور مسلمان کیسے ہوتے ہیں۔ ہر شخص کے چڑھنے کے قابل ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ ۵ روپے وحدانی نشتر۔ اہل اللہ کے سوز و کد کا سکون و اضطراب حال و حال کے خزانہ۔ ارباب تصوف کے لئے قابل دید قیمت ۵ روپے بنات الرسول۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی ۲۰ ازواج البنی۔ سادہ و معطر خطبہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ۵۰ بابل مشہر ہاں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ اس کے تاریخی حالات قیمت ۸ روپے اسلام اور علمائے فرنگ۔ اسلام کے متعلق محض علمائے یورپ اور امریکہ کی دلچسپ باتیں ۱۰ سید الشہداء۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بزرگ بچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی سوانح غری ۳۰ سوا تخمیری حضرت سلیمان علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ملک بلقیس کی سوانح غری قیمت ۳۰ روپے شہاد اور اس کا بہشت۔ شہاد اور اس کے بہشت کے مفصل اور حیرت انگیز حالات قیمت ۳۰ روپے حیات صابر۔ بیان کلیہ کے خشک جنگل کو بہشتان رحمت بنانے والے بزرگ کے کھل حالات پاکیزہ ارشاد زبان میں مولانا آزاد کے قلم سے قیمت ۵ روپے

ماوریکے! رسالہ جماعت سرائے

کی ۸۸ روپے جامع مسجد قاصداں امرتسر سے شاخ ہوتا ہے

کتابیں فروکھتا ہے۔ منیر رسالہ "جماعت" جامع مسجد قاصداں امرتسر (پنجاب)